بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے اساتذہ کرام کی معاون کتاب

Teacher's Guide

برائے تربیتی نصاب

اسلامیات (حصّہ چہارم) اسکول

جمع وترتیب
احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

SCHOOL PROJECT

- اسکول کے بچوں کے لیے تربیتی نظام (Tarbiyah Project) تاکہ اساتذہ اور والدین مل کر بچوں کی بہترین تربیت کرسکیں۔
- اسکول کے بچوں کی دینی واخلاقی تربیت کیلئے دوسالہ مونٹیسوری (زیر طبع) اور پہلی تا آٹھویں اسلامیات کا نصاب جو کہ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے متعین کردہ خطوط کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔
- اسلامیات کے نصاب کے لیے ٹیچرز گائیڈ جس کے ذریعے اساتذہ کو نصاب پڑھانا آسان ہوگا۔
- اساتذہ کے تدریسی مسائل میں معاونت کے لیے ٹیچرز ٹریننگ۔ جس میں نبوی طریقۂ تعلیم، بچوں کی نفسیات اور کلاس کنٹرول جیسے دیگر اہم موضوعات ہیں جو ہر استاد کی ضرورت ہے۔
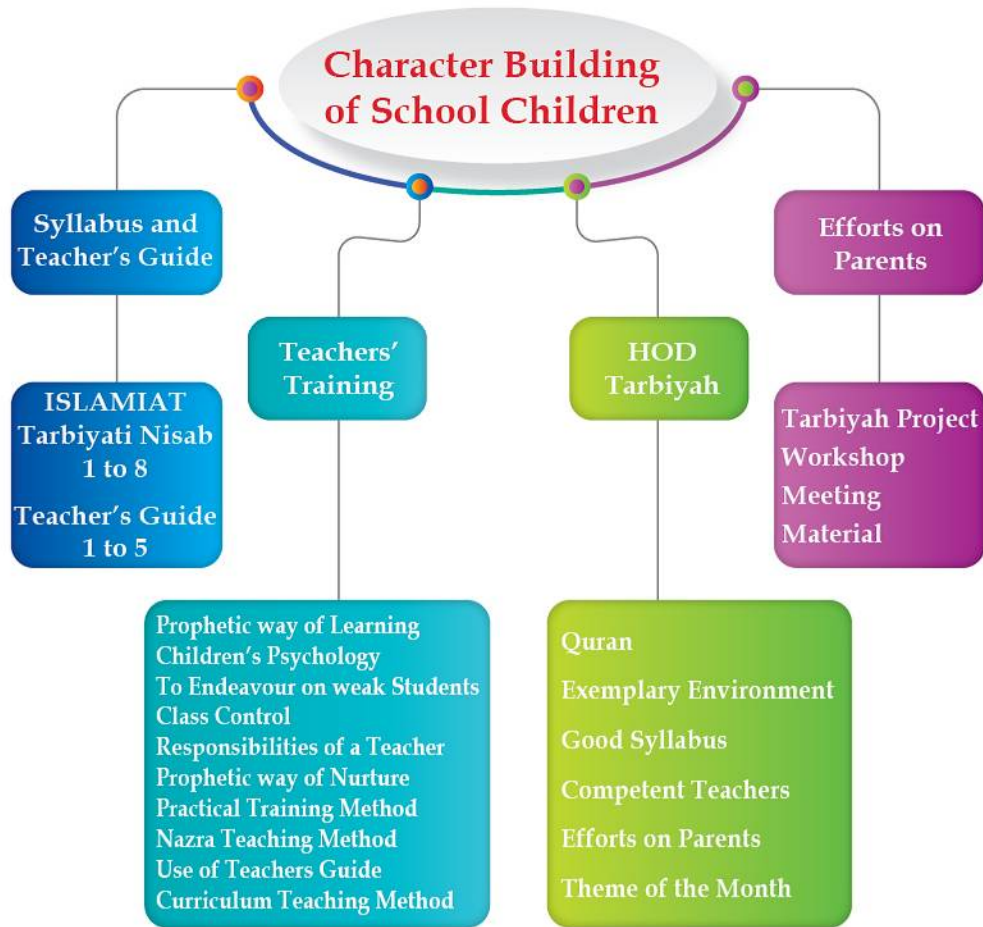
کتاب کا نام : راہنمائے اساتذہ (حصہ چہارم)
تاریخ اشاعت : فروری 2018
کمپوزنگ وڈیزائننگ : عبید اشفاق، ارسلان
ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم
ایڈیشن : 500 / 02

● مکتب تعلیم القرآن الکریم
D-4، الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔
ای میل: maktab2006@hotmail.com

● مدرسہ بیت العلم
ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی
فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+

● مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

تربیتی نصاب پڑھانے کی معلومات کے لیے رابطہ نمبر

کراچی: 0333-3204104 سندھ: 0335-1223448
لاہور: 0321-4066762 پنجاب: 0300-2298536
بلوچستان: 0335-3222906 خیبرپختونخواہ: 0323-2163507

کتاب کی خریداری کے لیے رابطہ نمبر: 0331-3259464 اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اظہارِ تشکّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ

دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دینِ اسلام کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائی۔

بچوں کو بچپن ہی سے اچھی تعلیم دینا اور ان کی اچھی تربیت کرنا وقت اور معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ اچھی تعلیم اور بہترین تربیت والدین کے ساتھ ساتھ استاد کی بھی ذمے داری ہے۔ استاد کی حیثیت معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اور استاد جس منصب کا حامل ہے یہ منصب نبوی منصب کہلاتا ہے، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تعلیم دی اور ان کی تربیت کی استاد بھی اسی فکر کے ساتھ اپنے طلبا کو تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔

اس تعلیم و تربیت کے سفر میں استاد کا ساتھ دینے کے لیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

اسی سلسلے میں اساتذہ کرام کی آسانی کے لیے اس کتاب "تربیتی نصاب" کو پڑھانے کا مفصل اور آسان طریقہ "راہنمائے اساتذہ" (Teachers Guide) کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، جس میں بارہ اہم تدریسی امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

الحمدللہ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصہ چہارم" پیشِ خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

از

مفتی محمد حنیف عبدالمجید

فہرست مضامین

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت ہر استاد کا لازمی فریضہ ہے، اور اس فرض کو صحیح طرح ادا کرنے والے استاد طلبا کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ طلبا اپنے استاد کے کردار و گفتار کو اپنانے اور اس کے مطابق اپنا عمل ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا ہر استاد کو چاہیے کہ اپنے اعمال و اخلاق، کردار و گفتار، نشست و برخاست غرض ہر عمل کو طلبا کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔ اس تناظر میں اسلامیات کا لازمی مضمون پڑھانے والے اساتذہ کی ذمے داری کئی گنا زیادہ ہے۔

بچوں کی مثال ایک صاف تختی کی سی ہے اگر اس پر ابتدا میں ہی اچھائی، اخلاق، خدا پرستی اور مخلوق کی خیر خواہی جیسے عمدہ عنوان لکھ دیے جائیں گے، تو وہ بچے نیکی اور اچھائی کے نمونے بن کر ظاہر ہوں گے اور معاشرے کے ایسے فعال فرد بنیں گے جو بہترین معاشرہ تشکیل دینے میں معاون ہوں گے۔ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ اس کام کو بہت عمدگی سے انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ خالقِ کائنات کا تعارف کراتے ہیں، اس کے کلام اور تعلیمات سے طلبا کو روشناس کراتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہادیٔ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعارف کراتے ہیں جو سراپا رحمت اور اخلاق ہیں۔

اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس تعلیمی محنت کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تربیت کی بھی کوشش کریں تو یہ کام ان کے لیے زیادہ آسان ہے اور صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ پیش آنے والی چھوٹی چھوٹی مثالوں کے ذریعے بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرائیں، اس سے بچوں میں دل چسپی پیدا ہوگی اور ان کی سیکھنے کی رفتار بھی بڑھ جائے گی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ بے جا سختی یا حد سے زیادہ مار پیٹ کا معاملہ بالکل بھی نہ کیا جائے، بل کہ پیار، محبت، شفقت، دل جوئی و دل داری کا رویہ اختیار کیا جائے۔ سالوں کے تجربے سے ثابت ہے کہ بے جا سختی و بے موقع ڈانٹ کی وجہ سے بچہ عارضی اثر تو قبول کر لیتا ہے لیکن دائمی طور پر یہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان کا سبب

ہوتا ہے۔ نرم کلمات اور نرمی سے سمجھانا یہ عمل وہ کام کرجاتا ہے جو خوف، دباؤ اور مار پیٹ سے ہر گز حاصل نہیں ہوسکتا۔
یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہر بچہ ایک سی صلاحیت کا حامل نہیں ہوتا بل کہ کچھ بچے ذہین جب کہ کچھ کمزور ہوتے ہیں، لہٰذا ایک سمجھ دار معلم سبق کو اس انداز سے تیار کرتا ہے کہ ذہین بچوں کے ساتھ ساتھ کمزور بچے بھی سبق کو اچھی طرح نہ صرف سمجھ جائیں بل کہ وہ سبق ان کے عمل میں بھی آجائے۔
تدریس علمی اور ابلاغی مہارت کا تقاضہ کرتی ہے، لہٰذا ایک معلم کے لیے جس طرح اپنے مضمون میں علمی مہارت ضروری ہے اسی طرح اس کو اپنی بات سمجھانا اور دوسرے تک پہنچانے کا ہنر بھی بطریقہ احسن آنا چاہیے۔ چوں کہ یہ کتاب اسلامیات تربیتی نصاب کو پڑھانے کا مفصل طریقہ کار واضح کرتی ہے، لہٰذا ہر سبق سے متعلق بارہ اہم امور پر مشتمل اس کتاب میں تدریس، اصول تدریس، مقاصد، عملی مشق، Learning Outcome وغیرہ کو مدنظر رکھ کر ایسا آسان اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے مدد لے کر معلمین زیادہ بہتر نتائج حاصل کرسکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ زیرِ نظر کتاب ان امور میں معلم/معلمہ کی معاون ثابت ہوگی، اور اس کی مدد سے وہ اپنے فرائض بہتر طریقے سے انجام دے سکیں گے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نصاب میں بچوں/بچیوں کی تربیت کے لیے عمل چارٹ دیا گیا ہے تاکہ وہ بچپن ہی سے باعمل مسلمان بن سکیں۔
نوٹ: عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے معلمین/معلمات اس کو بھی پُر کروانے کا اہتمام فرمائیں۔ (دیکھیں صفحہ ۱۴۵)
کتاب سے متعلق آپ کوئی بھی رائے دینا چاہیں تو بلاتکلف ارسال فرمائیں۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

D-4، الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل عسکری پارک، یونیورسٹی روڈ، کراچی
فون: 0332-2154190
ای میل: maktab2006@hotmail.com

حمد باری تعالیٰ

مقاصد عام:

1. بچوں کو دین کی باتیں سنانا۔
2. بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو حمد زبانی یاد کرانا۔
2. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور وفکر کرنا سکھانا۔
3. اللہ تعالیٰ کی مجمع میں تعریف کرنا سکھانا۔
4. اسلامی، دینی مواد کو خوش آوازی سے پڑھنا۔
5. اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | چھوٹا ٹیپ ریکارڈر

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

- حمد کس کی تعریف کو کہتے ہیں؟
- یہ حمد کس نے لکھی ہے؟
- کلاس تھری میں جو آپ نے حمد پڑھی تھی کیا اس کے اشعار آپ کو یاد ہیں؟
- جس نے ساری نعمتیں دی ہیں اس کا ہمیں کیا ادا کرنا چاہیے؟
- کوئی سی تین ایسی چیزیں بتائیں جسے کسی انسان نے نہیں بنایا ہے؟ (بطور مثال "زمین" بتایا جاسکتا ہے)

سبق کا مختصر تعارف:

آج ہم ایک نظم پڑھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ معلم/معلمہ یہ عبارت بورڈ پر لکھ دیں: "حمد عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے تعریف۔"

"اشعار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کو حمد کہتے ہیں۔"

اس کے بعد نظم کا عنوان لکھ دیں: "حمد باری تعالیٰ"۔

عملی مشق:

1. نظم کی تفہیم اور اس سے محظوظ ہونے کی طرف پہلا قدم یہ ہے کہ وہ نظم بلند آواز سے پڑھی جائے۔ حمد کو

پہلے معلم/معلمہ موثر انداز میں پیش کرے۔ حمد پڑھتے ہوئے الفاظ کے زیروبم اور تلفظ کو خاص طور پر مدنظر رکھے۔ حمد کا پیغام بچوں تک پہنچانے کے لیے معلم/معلمہ اپنے لہجہ پر خاص توجہ دیں۔

۲ ہر شعر میں ہم آواز الفاظ کی ادائیگی ایک جیسے انداز سے ہو، جیسے نہار، قرار، عار، بار، شمار، کردگار، ذوالفقار وغیرہ۔

۳ معلم/معلمہ پہلے خود حمد پڑھیں۔ بچوں سے کہیں کہ وہ ان کے ساتھ آواز ملا کر حمد پڑھیں، اس کے بعد کلاس میں اگر کوئی ایسا بچہ ہے جس کی آواز اچھی ہے تو اس کو اپنے پاس بلا کر اس سے پڑھوائیں، اس سے بچوں میں شوق پیدا ہوگا۔ اس کے بعد انفرادی طور پر چند منتخب اور لائق بچوں سے حمد پڑھوائیں۔

۴ حمد پڑھنے کے دوران بچوں کے ذہن میں یہ بات بٹھائیں کہ جس مالک نے ہمیں تمام نعمتیں عطا کی ہیں اس کی تعریف بیان ہو رہی ہے تو دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اور ساری توجہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

اصلاحِ تلفظ:

طلبہ/ طالبات پڑھنے میں جن الفاظ کے تلفظ میں غلطی کریں معلم/معلمہ انھیں بورڈ پر لکھتے رہیں اور ان پر اعراب بھی لگاتے رہیں تا کہ پڑھنے کے اختتام پر ان کی اصلاح کر دی جائے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

بورڈ پر لکھیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لیل	رات	کوہ	پہاڑ	نیاز	عاجزی
نہار	دن	بدلی	بادل کا ٹکڑا	عار	عیب
افکار	فکر کی جمع سوچ	کوہسار	پہاڑی سلسلہ	زیرِ بار	احسان مند
دستار	پگڑی	جبین	پیشانی۔ ماتھا	خانہ	گھر
کردگار	خالق، خدا تعالیٰ	لحظہ	لمحہ	ذوالفقار	دودھاری تلوار

مناسب ہوگا کہ معلم/معلمہ مشکل الفاظ کے معانی کی فہرست یا تو بورڈ پر لکھ دیں یا چارٹ پر لکھ دیں اور بچوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سنا دیں۔
الفاظ کے معانی مختلف اشاروں کی مدد سے بچوں سے بھی پوچھیں تا کہ ان میں تحقیق اور جستجو کا مادہ پیدا ہو۔ مثالوں اور جملوں کے ذریعہ مطلب واضح کرنے کی کوشش کریں۔ اوران الفاظ کے بچوں بھی سے جملے بنوائیں۔

معانی/تشریح:

۱ پہلا شعر

رحمٰن ہے تو خالقِ لیل و نہار ہے ‖ افکار کے ہجوم میں دل کا قرار ہے

- اللہ تعالیٰ بڑے ہی رحم کرنے والے ہیں جنھوں نے انسانوں کے فائدے کے لیے رات اور دن بنایا ہے تا کہ ہم رات میں آرام کریں اور دن کی روشنی میں اپنے کام کاج کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کتنی ہی پریشانی میں کیا جائے اس سے دل کو سکون اور قرار مل جاتا ہے، اور اسی بات کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔

۲ دوسرا شعر

دستار برف کوہ پہ بدلی کی گود میں ‖ کتنا حسین نکھرا ہوا کوہسار ہے

- اونچے اونچے پہاڑ جن کی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہے ایسا لگتا ہے کہ پہاڑ کو برف کی پگڑی پہنائی گئی ہے اور وہ بادل کی گود میں ہے، یہ سب اسی ایک اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے۔

۳ تیسرا شعر

کرلو تم اس کے آگے جبین نیاز خم ‖ غیروں کے در پہ سر کا جھکانا بھی عار ہے

- جب ساری نعمتیں اسی ایک خالق و مالک کی عطا کی ہوئی ہیں تو اب اسی کے آگے ہمیں عاجزی کے ساتھ پیشانی جھکانی چاہیے۔ اس لیے کہ کسی اور کے سامنے سر جھکانا جب کہ ساری نعمتیں اسی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں یہ مومن کی شان نہیں بل کہ اس کے لیے یہ عیب اور برائی ہے۔

۴ چوتھا شعر

باہر ہیں تیری نعمتیں حدوشمار سے ‖ مخلوق لحہ لحہ تیری زیرِ بار ہے

- اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حدو بے حساب ہیں اگر کوئی اس کا شمار کرنا چاہے تو نہیں گن سکتا، یہ بات قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے، کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو نہیں گن سکتے۔ اسی وجہ سے

صرف انسان نہیں بل کہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے احسانات سے ہر وقت فائدہ اٹھا رہی ہے، اور اس کے انعامات کے آگے سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔

۵ پانچواں شعر

مچھلی کا پیٹ خانۂ یونس بنا رہا ‖ آیاتِ حق میں معجزہ ان کا شمار ہے

- اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک زندہ رکھا جب ان کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا تھا۔ اس بات کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

۶ چھٹا شعر

اللہ نے اڑایا سلیماں کے تخت کو ‖ کشتی چلائی نوح کی وہ کردگار ہے

- اسی طرح انبیا کے معجزوں میں سے ایک معجزہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا وہ یہ کہ ہوا کو ان کے حکم کا پابند کر دیا تھا اور وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر ہوا کو جہاں کا حکم دیتے وہ ان کو اڑا کر لے جاتی۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ ان کی کشتی تھی جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے بنائی اور جب طوفان آیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں سوار ہو گئے اور کافی عرصے تک وہ اس میں حفاظت سے رہے۔

۶ چھٹا شعر

ہر لحظہ نعمتوں میں ہے ڈوبا ہوا رضاؔ ‖ تیری مدد سے اس کا قلم ذوالفقار ہے

- نظم کے آخری شعر میں شاعر اپنا ایک مختصر نام استعمال کرتا ہے جسے تخلص کہتے ہیں، جیسے اس نظم میں شاعر کا تخلص "رضاؔ" ہے، اور وہ اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے گویا کہ وہ نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے اس کے قلم میں ایسی طاقت ہے جیسے تلوار میں ہوتی ہے۔

حمد کا مرکزی خیال:

یہ حمد ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ دنیا میں جو بھی نعمت جس کسی کے پاس بھی ہے وہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، لہٰذا ہمیں ہر وقت اس اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنی چاہیے اور جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگنا چاہیے۔ کیونکہ ساری قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مقاصد عام:

1. بچوں میں دین پر چلنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
2. بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نعت زبانی یاد کرانا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا سکھانا۔
3. بچوں کو نعت پڑھنا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بلیک بورڈ | چھوٹا ٹیپ ریکارڈر | مسجد نبوی کی تصویر

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ کا کیا نام تھا؟
- مدینہ طیبہ کا پرانا نام کیا ہے؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار خلفاء کا نام بتائیں؟
- کلاس تھری میں پڑھی ہوئی نعت کے کچھ اشعار سنائیں؟

اعلان سبق:

آج ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں:

''نعت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنیٰ ہے کسی کی صفت بیان کرنا''

''جن اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے اس کو نعت کہتے ہیں۔''

معلم/معلمہ بچوں کو بتلائیں کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کیا کرے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جا رہی ہو تو اسے غور اور ادب سے سنیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک آئے تو درود شریف پڑھیں یعنی ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہیں۔

معلم/معلمہ پہلے نعت خود بلند آواز سے پڑھیں۔ نعت پڑھتے ہوئے ادب و آداب کا خاص خیال رکھیں چہرے پر خوشی کے تاثرات ہوں۔ بچوں کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل ہستی کا ذکر ہو رہا ہے، لہٰذا بہت ہی ادب سے سنیں اور پڑھیں، الفاظ کے درست تلفظ کا خاص طور سے خیال رکھیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہاں شعر کا وزن ٹوٹ رہا ہے۔ کہاں الفاظ ملا کر پڑھنا ہیں اور کہاں رکنا ہے۔

معلم/معلمہ کے بعد طلبہ بھی معلم/معلمہ کی پیروی میں نعت کو اسی انداز میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

معلم/معلمہ کو چاہیے کہ کلاس میں اگر کوئی اچھی آواز والا طالب علم ہو تو نعت اس سے پڑھوائیں، تا کہ دوسرے طلبہ میں جذبہ پیدا ہو۔

اسی طرح ایک اور طریقہ دلچسپی پیدا کرنے کا وہ یہ ہے دو بچوں کو بورڈ پر بلائیں، ایک بچہ نعت کا ایک شعر پڑھے، دوسرا بچہ دوسرا شعر پڑھے، اسی طرح پوری نعت پڑھ لیں۔ کیوں کہ نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے تو عملی طور پر سب بچوں سے نعت ختم ہونے کے بعد درود شریف بلند آواز سے پڑھوائیں۔

اصلاح تلفظ:

طلبہ جن الفاظ کی غلطی کریں معلم/معلمہ انھیں بورڈ پر لکھتے رہیں اور اعراب بھی ڈالتے رہیں، آخر میں درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر طلبہ سے مشق کروائیں۔ یہ بھی دیکھتے رہیں کہ طلبہ اشعار کے اوزان کا خیال رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان کا لب و لہجہ درست ہے، پڑھنے کی رفتار مناسب ہے؟ ادب کا خیال رکھتے ہیں یا نہیں؟

مشکل الفاظ کے معانی/تشریح:

بورڈ پر لکھیں:

الفاظ	معنٰی	الفاظ	معنٰی	الفاظ	معنٰی
فلک	آسمان	حرا	مکہ میں ایک پہاڑ	شمع	چراغ
پیامی	پیغام پہنچانے والا	پیام	پیغام	مُجسّم	سر سے پاؤں تک
عجم	غیر عرب	ضیائیں	روشنیاں	سَند	تصدیق نامہ
ماہِ تمام	مکمل چاند	شفاعت	سفارش		

مناسب ہوگا کہ معلم/معلمہ مشکل الفاظ کے معانی کی فہرست یا تو بلیک بورڈ پر لکھ دیں یا چارٹ پر لکھ دیں اور بچوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سنادیں۔

الفاظ کے معانی مختلف اشاروں کی مدد سے بچوں سے بھی پوچھیں تا کہ ان میں تحقیق اور جستجو کا مادہ پیدا ہو۔ مثالوں اور جملوں کے ذریعہ مطلب واضح کرنے کی کوشش کریں۔ اور بچوں سے جملے بھی بنوائیں تا کہ ان کے معانی بچوں کے ذہن میں پختہ ہوجائیں۔

تشریح:

۱
فلک سے درود و سلام آرہا ہے
زباں پہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام آرہا ہے

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس قدر بلند اور شان والی ہے کہ جب بھی زبان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آتا ہے تو انسان تو انسان فرشتے بھی آسمانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔

۲
اتر کر حرا سے خدا کا پیامی
لیے زندگی کا پیام آرہا ہے

- حرا مکہ کے مضافات کے علاقے میں ایک پہاڑ ہے، اسے جبل النور بھی کہتے ہیں، اس کے ایک غار میں نبوت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیا کرتے تھے، اسی جگہ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کریم کی پہلی وحی لے کر آئے، جس میں تمام انسانوں کے لیے زندگی گزارنے کا طریقہ موجود ہے۔

۳
اسے صرف شمعِ ہدایت نہ سمجھو
مجسم خدا کا کلام آرہا ہے

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی نہیں کہ جو تعلیمات آپ لوگوں کو زبانِ مبارک سے بتائیں گے لوگ ان پر عمل کر کے کامیاب ہوں گے، بل کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پوری کی پوری سر سے پاؤں تک ایسی ہے کہ آپ کا ہر عمل ہدایت ہے اور لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔

۴
ملیں گی عجم کو بھی جس سے ضیائیں
عرب کا وہ ماہِ تمام آرہا ہے

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا تو مکہ مکرمہ میں ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور دین پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ہے اور گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے وہ روشن اور مکمل چاند کی طرح ہیں جن کی تعلیمات کی روشنی سے ساری دنیا منور ہوگئی۔

۵

شفاعت کی اس کو سند میں سمجھ لوں
وہ کہہ دیں کہ میرا غلام آرہا ہے

- آخر میں شاعر یہ کہہ رہا ہے کہ میرے لیے قیامت کے دن سفارش اور شفاعت کا تصدیق نامہ ہوگی یہ بات کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے غلاموں میں شامل کرلیں۔ ہم سب کو اس بات کی دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں بھی قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش نصیب ہوجائے، آمین۔

مرکزی خیال:

نعت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی سارے نبیوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ان ہی کی بدولت تمام انسانیت کو ہدایت ملی ہے لہٰذا ہمیں ان پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا چاہیے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے، ان سے محبت کرنی چاہیے، ان کی تعریف کرنی چاہیے یہی ذریعہ ہے جس سے ہمیں ان کی شفاعت مل سکتی ہے۔

مختصر سوال وجواب:

سوال : جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک آئے تو کیا کرنا چاہیے؟
جواب : درود شریف پڑھنا چاہیے۔

سوال : حرا نامی پہاڑ کہاں واقع ہے؟ جواب : مکہ میں۔
سوال : پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟ جواب : غارِ حرا میں۔
سوال : مجسم خدا کا کلام کون ہے؟ جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
سوال : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے نبی ہیں؟ جواب : ساری انسانیت کے لیے۔
سوال : ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہیے؟ جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
سوال : قیامت کے دن سب سے بڑی سفارش کون کرے گا؟ جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب اوّل: ایمانیات

سبق:۱ توحید

مقاصد عام:

۱ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
۲ بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔
۳ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو عقیدۂ توحید اور اس کا مطلب واضح طور پر سمجھانا۔
۲ بچوں کو عقیدۂ توحید کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔
۳ شرک کی برائی بیان کرکے اس سے بچنا سکھانا۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاءاللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ عقیدۂ توحید سے اچھی طرح واقف ہوجائیں گے اور اپنی زندگی میں شرک سے بچنے کی کوشش کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو ایسا ایمان سکھانا جو ان کے دلوں میں رچ بس جائے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے؟ جواب: ہرگز نہیں۔
سوال : کلمۂ شہادت میں ہم کس چیز کی گواہی دیتے ہیں؟
جواب : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔
سوال : وہ کون ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی؟
جواب : اللہ تعالیٰ۔

سوال : کلمۂ تمجید میں کس چیز سے بچنے اور کیا کرنے کی قوت مانگی گئی ہے؟

جواب : گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت مانگی گئی ہے۔

سوال : اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، اس عقیدہ کو کیا کہتے ہیں؟ جواب : عقیدۂ توحید

اعلان سبق:

آج ہم اسلام کے سب سے بنیادی رکن عقیدۂ توحید کے متعلق پڑھیں گے، اور یہ عقیدہ اتنا اہم ہے کہ ہر مسلمان کے لیے اس پر دل سے ایمان لانا اور یقین رکھنا ضروری ہے، اس پر یقین رکھے بغیر کوئی بھی انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔

معلم/معلمہ توحید یا عقیدۂ توحید بڑا سا بورڈ یا چارٹ وغیرہ پر خوشنما کر کے لکھ دیں، اس کے نیچے بریکٹ میں لکھ دیں (اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں)۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: "آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ! اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہے چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کردیں، ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے، بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں۔"[1]

عملی مشق (۱):

سبق کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں:

(الف) معلم/معلمہ پڑھیں سب بچے سنیں۔ (ب) معلم/معلمہ پڑھیں سب بچے دہرائیں۔
(ج) ایک بچہ پڑھے سب سنیں۔ (د) ایک بچہ پڑھے سب بچے دہرائیں۔

عملی مشق (۲):

بورڈ پر سبق کا خلاصہ لکھ کر اس کے ذریعے سبق بچوں کو سمجھائیں۔ بچوں سے سبق کے بارے میں مختصر سوالات ساتھ ساتھ کرتے رہیں۔

سبق کے آخر میں بچوں کو پورے سبق کا خلاصہ اس طرح سمجھائیں کہ سبق کا مقصد ذہن نشین ہوجائے، مثلاً: اس سبق سے ہمیں معلوم ہوا کہ اس ساری کائنات کو بنانے والا ایک اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ساری مخلوق اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، سب کو سب کچھ وہی دیتا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی بھی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جسے توحید کہتے ہیں اس کو دل سے ماننے اور زبان سے اقرار کیے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، لہذا ہمیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے اور جو مانگنا ہو اسی سے مانگنا چاہیے۔

عملی مشق (۳):

سبق کے آخر میں دی گئی مشقوں کو اہتمام سے حل کروائیں، اس سے بچوں کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا، اس مقصد کے لیے بورڈ کا استعمال کریں اور بورڈ پر سوال لکھ کر بچوں سے پوچھیں، جس کو جواب معلوم ہے ہاتھ کھڑا کرے۔

جو بچہ درست جواب دے اس کو شاباشی دے کر حوصلہ افزائی کریں، اسی طرح ساری مشق ساری کلاس سے حل کروائیں۔

گھر کا کام:

١. بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں جو کلاس میں حل کروائیں ہیں گھر سے کاپی میں لکھ کر لانے کو کہیں۔
٢. سوالات کے جواب یاد کرنے کے لیے دیں اور اگلے دن زبانی سنیں۔

خود احتسابی:

بچے جب سبق سے متعلق سوالات کے جوابات روانی سے دینے لگیں تو سمجھ لیں کہ انھیں سبق سمجھ آگیا ہے۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی پابندی سے ہو۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، "عقیدۂ توحید" ہے۔

(ب) جواب: توحید ایمان کی بنیاد ہے اور اسلام نے اس عقیدے کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے اور تمام انبیا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے بھی اسی عقیدے کی تعلیم دی ہے۔

(ج) جواب: ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ دنیا کا نظام اچھی طرح چل رہا ہے، سورج ایک مقررہ وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے، سردی، گرمی، خزاں اور بہار اپنے وقت پر آتے اور جاتے ہیں، چاند، سورج اور دوسرے سیارے اپنے اپنے راستے پر چل رہے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور یہ اس بات کی واضح اور روشن دلیل ہے کہ اس پوری کائنات کے نظام کو چلانے والی صرف اور صرف ایک ہی ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔

(د) جواب: کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو ان میں سے ہر ایک اپنا حکم چلانا چاہتا جس سے زمین اور آسمان کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(ب) جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔

سوال:۳ اللہ تعالیٰ کی تعریف میں 5 جملے لکھیں:

۱. اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔
۲. اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔
۳. اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔

۴ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۵ اللہ تعالیٰ ہی نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے سے پہلے کچھ نہ تھا۔

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے نقشے میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔

	دائیں سے بائیں		اوپر سے نیچے
۱	اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین	۱	زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ
۲	جس پر عمارت کھڑی ہوتی ہے	۲	جس موسم میں پھول کھلتے ہیں
۳	بہت بڑا روشن ستارہ	۳	وہ موسم جس میں ٹھنڈک ہوتی ہے
۴	اللہ تعالیٰ کی بندگی	۴	نظریہ
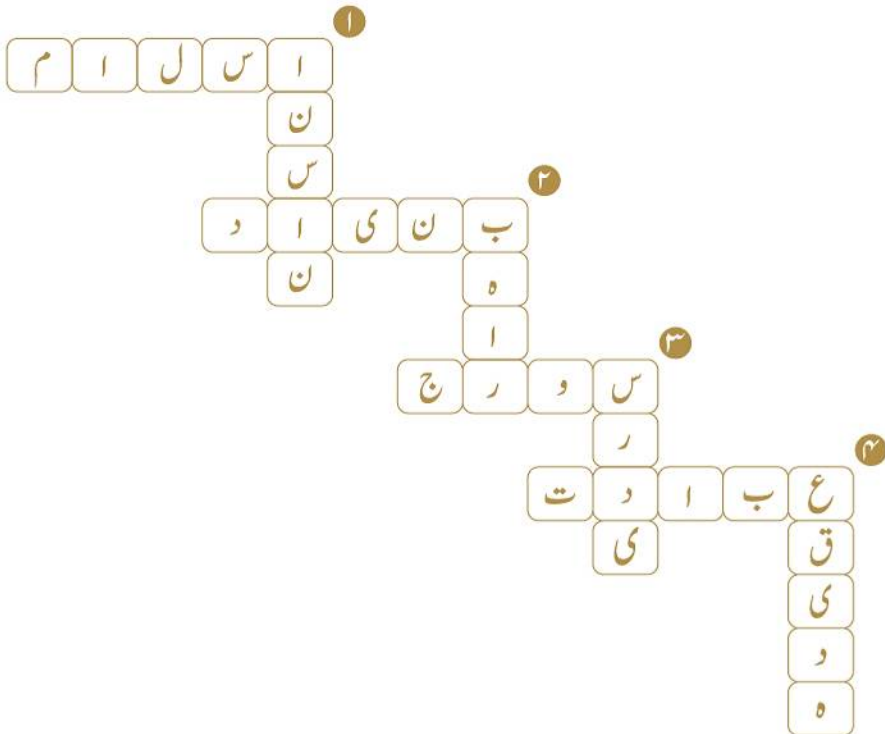
سبق: ۲، ۳ اسمائے حسنٰی

مقاصد عام:

۱ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔ ۲ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

۳ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا تعارف کرانا۔ ۲ بچوں میں عقیدۂ توحید راسخ کرنا۔

۳ بچے صرف اللہ تعالیٰ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھیں۔

۵ اپنی حاجات اور ضروریات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھانا۔

۶ بچوں کو اسمائے حسنٰی زبانی یاد کروانا۔

نوٹ: ان اسباق کا طریقۂ تدریس گائڈ بک ۲، ۱ اور اگلے سبق میں ملاحظہ فرمالیں۔

سوال: ۱ اسمائے حسنٰی یا ان کے ترجمہ سے خالی خانے بھریں:

سب پر مہربان	اَلرَّحْمٰنُ
بہت مہربان	اَلرَّحِيْمُ
حقیقی بادشاہ	اَلْمَلِكُ
ہر عیب سے پاک	اَلْقُدُّوْسُ
اَلسَّلَامُ	سلامت رکھنے والا
نگہبانی کرنے والا	اَلْمُهَيْمِنُ
اَلْجَبَّارُ	خرابی درست کرنے والا
پیدا کرنے والا	اَلْخَالِقُ

سوال:۲ لکیر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور ان کے معانی کو آپس میں ملائیں۔

اسمائے حسنٰی	معانی
اَلْمُؤْمِنُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
اَلْعَزِیْزُ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُتَکَبِّرُ	امن دینے والا
اَلْبَارِئُ	بہت بڑائی والا
اَلْغَفَّارُ	سب پر غالب

سوال:۳ اسمائے حسنٰی کے سامنے ان کا ترجمہ لکھیں:

اسمائے حسنٰی	ترجمہ
اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
اَلرَّزَّاقُ	بہت روزی دینے والا
اَلْفَتَّاحُ	بڑا فیصلہ کرنے والا
اَلْقَابِضُ	روزی تنگ کرنے والا
اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا
اَلسَّمِیْعُ	سننے والا
اَلْحَکَمُ	اٹل فیصلہ کرنے والا
اَللَّطِیْفُ	بھیدوں کا جاننے والا
اَلْحَلِیْمُ	بردبار
اَلْغَفُوْرُ	خوب گناہ بخشنے والا
اَلْعَلِیُّ	بلند مرتبہ والا
اَلْحَفِیْظُ	حفاظت کرنے والا
اَلْحَسِیْبُ	حساب لینے والا
اَلْکَرِیْمُ	بے مانگے عطا کرنے والا
اَلْمُجِیْبُ	دعا قبول کرنے والا

سوال: ۴ اسمائے حسنیٰ کا ترجمہ دیا گیا ہے اس کے سامنے "اسمائے حسنیٰ" لکھیں:

ترجمہ	اسمائے حسنیٰ
سب کچھ جاننے والا	اَلْعَلِيْمُ
بہت روزی دینے والا	اَلرَّزَّاقُ
بلند کرنے والا	اَلرَّافِعُ
رسوا کرنے والا	اَلْمُذِلُّ
دیکھنے والا	اَلْبَصِيْرُ
صحیح انصاف کرنے والا	اَلْعَدْلُ
پوری طرح خبر رکھنے والا	اَلْخَبِيْرُ
عظمت والا	اَلْعَظِيْمُ
قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	اَلشَّكُوْرُ
بہت بڑا	اَلْكَبِيْرُ
خوراکیں پیدا کرنے والا	اَلْمُقِيْتُ
بڑی شان والا	اَلْجَلِيْلُ
بڑا نگہبان	اَلرَّقِيْبُ
وسعت دینے والا	اَلْوَاسِعُ

سبق: ۴ اس سال کے اسمائے حسنیٰ

مقاصدعام:

❶ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔ ❷ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

❸ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا تعارف کرانا۔ ❷ بچوں کو اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانا۔

❸ اپنی حاجات اور ضروریات کے لیے صرف اللہ تعالی سے مانگنا سکھانا۔

امدادی اشیا: کتاب، بورڈ، مارکر، چارٹس، موبائل فون میں خوب صورت آواز میں ریکارڈ اسمائے حسنیٰ۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اسمائے حسنیٰ کو اپنی دعاؤں میں استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ، صحیح تلفظ کے ساتھ ان ناموں کو پڑھ سکیں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکلات کو حل کروانے والے بن جائیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

❶ ساری قدرت کا مالک کون ہے؟ ❷ حقیقی صفات کا مالک کون ہے؟

❸ ہم اللہ تعالیٰ کو کیسے ناموں سے پکاریں گے؟ ❹ خوف کے وقت اللہ تعالیٰ کا کون سا نام لینا چاہیے؟

اعلان سبق:

آج ہم اللہ تعالی کے پیارے پیارے ناموں کے بارے میں پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط "اسمائے حسنیٰ" لکھ دیں۔

نئی معلومات:

○ ایک دفعہ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارا رب دور ہے کہ ہم اس کو پکاریں یا قریب ہے کہ ہم اس سے سرگوشی میں بات کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی یہ آیت نازل فرمائی:

"اور (اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (آپ ان سے کہہ دیجئے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں۔ لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔"(۲)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانا۔ روزانہ پڑھنے کی عادت ڈلوانا اور مختلف مسائل کے حل کے لیے اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی عادت ڈالوانا۔

عملی مشق (۱):

- معلم/معلمہ بچوں کے سامنے اسمائے حسنیٰ کو تجوید کے ساتھ پڑھیں، آخری حرف پر پیش پڑھیں جیسے: اَلْحَکِیْمُ۔
- سبق کو پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
- اب باری باری ہر نام کا ترجمہ بچوں کو پڑھاتے رہیں، اَلْحَکِیْمُ: بڑی حکمت والا، پہلے اس نام کو دہرائیں، یہاں تک کہ بچوں کو ترجمہ ذہن نشین ہو جائے، پھر دیگر اسماء کو یاد کروانا شروع کریں۔
- معلم/معلمہ اگر مناسب سمجھیں تو بچوں کو اسمائے حسنیٰ کی مختصر تشریح سمجھانے کے لیے کتاب" اسمائے حسنیٰ بچوں کے لیے" مطبوعہ بیت العلم ٹرسٹ کا مطالعہ کر کے بچوں کو اس میں موجود واقعات اور تشریح مختصر طور پر سمجھا دیں۔

عملی مشق (۲):

- معلم/معلمہ بچوں کے سامنے بلند آواز سے اسمائے حسنیٰ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، اور بچوں سے بھی دعا مانگنے کا اہتمام کروائیں۔
- ایک اچھی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ جب تک اسمائے حسنیٰ کا سبق چل رہا ہو تو معلم/معلمہ کلاس میں داخل ہو کر بچوں سے کہیں: کہ بچوں اَلْقَوِیُّ سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں پڑھنے کی قوت اور طاقت دے اور اَلْمَتِیْنُ سے دعا مانگو کہ ہمارے دماغ اور جسم کو بہت زیادہ مضبوط کر دے، تاکہ ہم اچھا پڑھ سکیں اور نیکی کے کام کریں۔

عملی مشق (۳):

اب معلم/معلمہ شروع سے آخر تک بچوں کو اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھ کر سنائیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ

اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھنے کا طریقہ:

جب اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھنے ہوں تو هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جائیں۔ ہر اسم کے آخر میں پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے ملا دیں۔ اگر کسی نام پر سانس لینے کے لیے رکیں تو اس کو نہ ملائیں۔ اب دوسرا نام ''اَلْ'' سے شروع کریں جیسے: اَلْعَزِیْزُ۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی:

کوشش کریں کہ بچے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی عادت اپنا لیں، شروع میں محنت کرنی پڑے گی۔ ایک مرتبہ بچوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی عادت پڑ گئی تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ عادت ساری زندگی قائم رہے گی۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی کارکردگی پر نگاہ رکھیں اور اچھے کاموں کو سراہنا جاری رکھیں۔

مشق

سوال:۱ خالی خانوں میں اسمائے حسنیٰ یا ان کا ترجمہ لکھیں:

بڑی حکمت والا	اَلْحَكِیْمُ
بڑی بزرگی والا	اَلْمَجِیْدُ
حاضر و موجود	اَلشَّهِیْدُ
کام بنانے والا	اَلْوَكِیْلُ
نہایت مضبوط قوت والا	اَلْمَتِیْنُ
کارساز	اَلْوَلِیُّ

سبق:۵ انبیاعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے متعلق ضروری عقائد

مقاصد عام:

① بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔

② بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

① بچوں کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور ان کی زندگی کے مقصد کا تعارف کروانا۔

② انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے متعلق اسلامی عقیدہ واضح کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک چارٹ جس پر چند انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے نام خوشنما لکھے ہوئے ہوں۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کا نام اور سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

① اس سبق کو پڑھ کر بچے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی خصوصیات سے واقف ہو جائیں گے۔

② رسول اور نبی میں بنیادی فرق پہچان لیں گے۔

③ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھ جائیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کون سی ہے اور یہ کس پر نازل ہوئی ہے؟

جواب: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

سوال: کیا قرآن کریم کو کوئی بدل سکتا ہے؟ جواب: قرآن کریم کو قیامت تک کوئی نہیں بدل سکتا۔

سوال: جو شخص قرآن کریم کے مطابق زندگی گزارے گا وہ کہاں داخل ہوگا؟ جواب: جنت میں داخل ہوگا۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا تعارف کرانا اور ان سے متعلق اسلامی عقیدہ سے واقف کرانا۔

اعلان سبق:

آج ہم ان ہستیوں کے بارے میں پڑھیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سب سے قریبی اور پیارے بندے ہیں اس کے بعد معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں، "انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے متعلق ضروری عقائد"۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ بنایا، خلیل کا مطلب ہے دوست، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ بنایا، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ بنایا، اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب یعنی حبیب اللہ بنایا ہے۔ (۳)

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. سبق میں موجود مشق بچوں سے حل کروائیں، پہلے بورڈ پر سوال لکھ کر پوچھیں، پھر زبانی پوچھ کر جواب سنیں۔

عملی مشق (۲):

1. بچوں سے کہیں کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے متعلق ضروری عقائد جو اس سبق میں ہم نے پڑھے ہیں، ان میں سے کوئی بھی تین عقائد اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ بچوں کی مدد کریں جیسے: نبی بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہوتے ہیں، وغیرہ۔
2. بچوں سے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی خصوصیات پر پانچ لائنوں کی تقریر کروائیں، جو بچہ سب سے اچھی تقریر کرے مَاشَاءَ اللّٰہ کہہ کر اس کی حوصلہ افزائی کریں اور چھوٹا سا انعام بھی دے دیں۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر سبق بچوں کو سمجھائیں:

(الف) تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہیں۔

(ب) انسان کی ضرورت ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ ہو جو اس کو زندگی کا حقیقی مقصد سمجھائے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے نہایت پاکیزہ اور گناہوں سے پاک بندوں کو منتخب فرمایا، جنھیں نبی یا رسول کہتے ہیں۔

(د) انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے بندوں تک پورے پورے پہنچاتے ہیں۔

(ھ) ہم تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔

گھر کا کام:

1. کتاب میں موجود مشق اپنی کاپی میں لکھ کر لانے کو کہیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ آپ نے آج جو معلومات حاصل کی ہیں وہ گھر جا کر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں یا اپنے دوستوں کو بتائیں۔

خود احتسابی:

جب تک تمام بچے روانی سے سوالات کے جوابات دینے نہ لگ جائیں مطمئن نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی:

سبق پڑھانے کے دوران مَاشَاءَ اللّٰہ، جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا اور سُبْحَانَ اللّٰہ کا فراخ دلی سے استعمال کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔

(ب) جواب: دنیا میں کامیاب انسانی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ ہو جو انسان کو زندگی کا حقیقی مقصد سمجھائے، اس کو مالک حقیقی کا راستہ بتائے کہ زندگی کیا ہے اور زندگی کے یہ سب سامان کس نے اور کیوں عطا فرمائے ہیں۔

(ج) جواب: انبیا کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا علم دوسری تمام مخلوق سے زیادہ ہوتا ہے۔

(د) جواب: رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور نئی کتاب دی گئی ہو، جب کہ نبی اس پیغمبر کو کہتے ہیں جو پچھلی شریعت اور کتاب کے مطابق عمل کرتے اور کرواتے ہوں۔

(ھ) جواب: کوئی آدمی اپنی کوشش اور ارادے سے نبی اور رسول نہیں بن سکتا، بل کہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی یہ مرتبہ دیا جاتا ہے۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے۔

(ب) جواب: انبیا عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے تمام احکام اس کے بندوں تک پورے پورے پہنچاتے ہیں۔

(ج) جواب: انبیا عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نہایت پاکیزہ اور گناہوں سے پاک ہیں۔

سوال: ۳ ایک جملے کے تین حصوں کو تین مختلف کالموں میں الگ الگ خانوں میں لکھ دیا گیا ہے، آپ ایک جملے کے تین حصوں میں ایک جیسا رنگ بھریں اور اس کے بعد مکمل جملہ اپنی کاپی میں لکھیں:

الف	ب	ج
اللہ تعالیٰ نے ان تمام معاملات میں	جو پچھلی شریعت اور	کہتے ہیں
نبی اس پیغمبر کو کہتے ہیں	کہتے ہیں جس کو نئی شریعت	اور گناہوں سے پاک بندوں کو منتخب فرمایا
رسول اس پیغمبر کو	انسانوں کی رہنمائی کے لیے نہایت پاکیزہ	ہدایت کا ذریعہ ہیں
ان پاک ہستیوں کو	اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے	کتاب کے مطابق عمل کرتے اور کرواتے ہوں
انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام	نبی یا رسول	اور نئی کتاب دی گئی ہو

سوال: ۴ جملوں میں موجود خانوں کے صحیح جواب پر ☑ اور غلط جواب پر ✖ کا نشان لگائیں:

(الف) نبی بھی [فرشتے ✖] [انسان ✔] ہوتے ہیں۔

(ب) انبیا کا سلسلہ حضرت [آدم ✔] [نوح ✖] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شروع ہوا۔

(ج) انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم دوسری تمام مخلوق سے [زیادہ ✔] [کم ✖] ہوتا ہے۔

(د) نئی شریعت اور کتاب لانے والے پیغمبر کو [نبی ✖] [رسول ✔] کہتے ہیں۔

(ہ) آدمی اپنی کوشش سے نبی [بن سکتا ہے ✖] [نہیں بن سکتا ✔]۔

سوال: ۵ سبق میں دیے گئے الفاظ نقشے میں تلاش کر کے ان کے گرد رنگین دائرے بنائیں۔

آپ ان الفاظ کو دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے تلاش کریں:

عقائد ۔ انسان ۔ نبی ۔ رسول ۔ معاملات

پاکیزہ ۔ گناہوں ۔ خصوصیات ۔ شریعت ۔ احترام

ص	ع	ق	ا	ء	د	ر	گ
ل	ا	ک	ن	ن	ھ	و	ن
م	پ	ل	س	د	د	ز	ا
ع	ج	پ	ا	ک	ی	ز	ہ
ا	د	م	ن	ب	ی	ذ	و
م	ہ	ی	ل	م	ر	ش	ں
ل	ت	ت	ر	ح	م	ر	ش
ا	ح	ت	ر	ا	م	ی	ج
ت	ز	ق	ت	ن	و	ع	ح
خ	ص	و	ص	ی	ا	ت	ح
ا	ب	ج	د	ر	س	و	ل

سبق:٦ قبر کے حالات

مقاصد عام:

❶ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔ ❷ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

❸ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ قبر سے متعلق اسلامی عقیدہ واضح کرنا۔ ❷ آخرت اور اس کی پہلی منزل کے بارے میں بتانا۔

❸ قبر میں چین وسکون لانے والے اعمال کرنے کا شوق دلانا۔

❹ یہ بات ذہن نشین کروانا کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک چارٹ جس پر ایک کچی قبر کی تصویر بنی ہوئی ہو، اس پر بڑا سا لکھا ہو "مرنے کے بعد آخرت کی پہلی منزل قبر"۔

فوائد: Learning Outcome:

❶ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے ان شاء اللہ تعالیٰ قبر سے متعلق معلومات سے واقف ہو جائیں گے۔

❷ بچے عذاب قبر سے بچانے والی چیزوں کو جان لیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: تمام مخلوق میں سب سے افضل کون ہے؟ جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: قیامت تک کے لیے نبی اور رسول کس کو بنا کر بھیجا گیا ہے؟ جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کن لوگوں کے لیے ہے؟

جواب: قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے۔

سوال: جب ہم اسکول آتے ہیں تو ہمارے پاس کیا چیزیں ہونا ضروری ہیں؟

سوال: اگر ہم بیگ لانا بھول جائیں تو کیا ہوگا؟ سوال: وہ کون سی جگہ ہے جہاں ہر انسان نے جانا ہے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "قبر کے حالات" معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا نام خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی داڑھی (آنسوؤں سے) تر ہوجاتی، ان سے کہا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے اور قبر پر اتنا روتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر انسان اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے آسان ہیں اور اگر اس سے نجات نہیں پا سکا تو اس کے بعد آنے والی منازل اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ [۴]

سبق کا بنیادی تصور:

مثبت انداز میں قبر سے متعلق معلومات دینا، تا کہ بچے اس کی تکلیف سے بچنے والے اور اس کی راحت کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق میں موجود عربی کے سوالات اور اس کے جواب بچوں کو زبانی یاد کروائیں، بچوں سے زبانی سنیں ایک بچہ سوال کرے اور دوسرا جواب دے، اسی طرح سب بچے اس طرح سوال جواب کریں کہ ہر ایک کو سوالات اور اس کے جوابات زبانی یاد ہو جائیں۔

عملی مشق (۳):

بچوں سے پوچھیں کہ آپ کبھی قبرستان اپنے ابو یا بھائی کے ساتھ گئے ہیں، آپ نے وہاں کیا دیکھا اور کیسا محسوس کیا؟ اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ قبر کی تکلیف سے بچنے کے لیے کوئی ایک عمل اپنی مسجد کے امام صاحب سے معلوم کر کے آئیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو روزانہ سورۃ الملک پڑھنے کا عادی بنائیں۔

حوصلہ افزائی:

ہر صحیح جواب پر اچھی بات پر بچوں کی ضرور حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال: ۱ مندرجہ ذیل الفاظ میں حروف کی ترتیب بدل دی گئی ہے، آپ ان کی ترتیب درست کر کے صحیح لفظ لکھیں:

(الف) = انسان　(ب) = عارضی　(ج) = فرشتے　(د) = قبر
(ھ) = دروازہ　(و) = قیامت

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(الف) جواب: دنیا انسان کے لیے ایک عارضی ٹھکانا ہے۔ یہاں ہمیشہ نہیں رہنا بلکہ اپنے مقررہ وقت پر ہر انسان کو یہ دنیا چھوڑ کر جانا ہے۔

(ب) جواب: فرشتے مرنے والے سے یہ سوالات کرتے ہیں:

1. مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟　2. مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟
3. مَنْ نَبِيُّكَ؟ تیرا نبی کون ہے؟

(ج) جواب: اس مُردے کے لیے ہر طرح کا چین وسکون ہوتا ہے۔ جنت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے آرام کرتا ہے۔

(د) جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو اور یہ بھی التجا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے، کیوں کہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہوگی۔

سوال: ۳ خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں | مختصر وقت کے لیے بھیجا ہے۔

(ب) اگر وہ مرنے والا سچا، ایمان دار ہو تو | ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔

(ج) اگر مرنے والا ایمان والا نہ ہو تو سب باتوں کے جواب میں کہتا ہے | ''ہائے! مجھے کچھ خبر نہیں۔''

(د) یہ سب باتیں مردے کے ساتھ ہوتی ہیں | مگر ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

(ھ) مرنے کے بعد روزانہ صبح اور شام | مردے کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(الف) جواب: مرنے کے بعد ہر انسان کی پہلی منزل قبر ہے۔

(ب) جواب: اس پر قیامت تک بڑی سختی کی جاتی ہے اور عذاب دیا جاتا ہے۔

سوال: ۵ مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں اردو ترجمہ یا عربی جملہ لکھیں:

اردو	عربی
تیرا رب کون ہے	مَنْ رَّبُّكَ؟
تیرا دین کیا ہے ؟	مَادِيْنُكَ
تیرا نبی کون ہے؟	مَنْ نَبِيُّكَ؟

سوال: ۶ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اسلام (ب) رب (ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سبق:۷ قیامت کی چند نشانیاں اور حالات

مقاصد عام:

❶ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔ ❷ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

❸ بچوں کے ذہن میں قیامت کے بارے میں عقیدہ پختہ کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو قیامت سے متعلق ضروری اور اہم معلومات فراہم کرنا۔

❷ قیامت کی نشانیوں سے بچوں کو آگاہ کرنا۔

❸ بچوں کو یہ باور کرانا کہ یہ دنیا فانی ہے اور ایک دن سب ختم ہو جائے گا۔

❹ بچوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف متوجہ کرنا، کہ جس نے یہ سب بنایا ہے وہ ایک دن سب کو ختم کر دے گا۔

فوائد: Learning Outcome:

❶ اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا کی حقیقت کو سمجھیں گے۔

❷ قیامت کی نشانیوں سے متعلق ضروری آگاہی حاصل کر لیں گے۔

❸ احادیث میں موجود قیامت کے واقع ہونے کے منظر کا علم حاصل کر لیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: مرنے کے بعد انسان کا پہلا ٹھکانا کیا ہے؟ جواب: قبر۔

سوال: قبر میں کتنے سوالات پوچھے جاتے ہیں؟ جواب: تین۔

سوال: عذابِ قبر سے حفاظت کا ذریعہ قرآن کی کون سی سورۃ ہے؟ جواب: سورۃ ملک۔

سوال: دنیا میں چند چیزوں کے نام جو پرانی ہو جاتی ہیں۔ جواب: کپڑے، گاڑیاں، برتن وغیرہ۔

سوال: وہ کیا چیز ہے جو ایک مرتبہ گزر جائے تو پھر واپس نہیں آتا؟ جواب: وقت

اعلانِ سبق:

جس طرح ہر اہم واقعہ سے پہلے اس کی علامات اور نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں، اسی طرح جب یہ دنیا ختم ہوگی تو اس سے پہلے بھی چند علامات ظاہر ہوں گی اسی کے بارے میں ہم آج پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں "قیامت کی چند نشانیاں اور علامات"۔

نئ معلومات:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ صحابی حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں بیان کیا، پہلے انھوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جارہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے۔ تم دنیا سے منتقل ہوکر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا اس لیے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمھارے پاس ہیں اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ۔ (۵)

سبق کا بنیادی تصور:

بچے قیامت کا تصور، اس کی نشانیوں اور اس کے واقع ہونے کو اچھی طرح سے جان لیں۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں سے پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ اگر بچوں میں صلاحیت دیکھیں تو ابتدا سے ہی کچھ ذہین بچوں سے سبق کی ریڈنگ کروالیں، اگر بچے صحیح پڑھیں تو مَاشَاءَ اللّٰه اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کریں۔

عملی مشق (۳):

قیامت کی نشانیاں بچوں کو زبانی یاد کروائیں، اور پھر بچوں سے اس طرح سوالات پوچھیں:

سوال: سورج سے متعلق نشانی بتائیں؟ جواب: سورج مغرب سے نکلے گا۔
سوال: قرآن کریم سے متعلق قیامت کی نشانی بتائیں؟ جواب: قرآن کریم آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق کلاس میں زبانی حل کروائیں اور کاپی میں لکھ کرلانے کو کہیں۔

خوداحتسابی: Reflection:

بچوں میں آخرت کی جواب دہی کا احساس اجاگر کرتے رہیں۔

حوصلہ افزائی:

صحیح جوابات دینے پر بچوں کی مَاشَاءَ اللّٰہ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: دنیا تبدیلیوں کا گھر ہے۔

(ب) جواب: قیامت کی نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔

(ج) جواب: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا اس زمین پر باقی ہوگا۔

سوال:۲ لکیر کے ذریعہ الفاظ آپس میں ملا کر جملے مکمل کریں:

الف	ب
قرآن کریم	مغرب سے نکلے گا۔
جھوٹ بولنا	مسلمان باقی نہیں رہے گا۔
حیا	بے قیمت ہوجائے گی۔
انسانی جان	عام ہوجائے گا۔
سورج	آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔
پوری دنیا میں ایک بھی	ختم ہوجائے گی۔

سوال:۳ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو نقشے میں تلاش کر کے ان کے گرد دائرہ بنائیں۔ آپ الفاظ کو دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے تلاش کریں۔

قیامت ۔ دن ۔ تبدیلی ۔ سردی۔گرمی ۔ خزاں ۔ صور

ب	ق	ی	ا	م	ت	خ
ت	ف	ق	ت	و	ص	ز
ج	ل	ک	ب	د	ض	ا
د	ر	ز	د	ن	ظ	ل
س	ر	د	ی	ز	ص	ط
م	ن	ہ	ل	س	و	و
گ	ر	م	ی	ش	ر	ی

سوال:۴ قیامت کی نشانیوں کو نیچے دیئے گئے خالی خانوں میں لکھیں۔

سوال:۵ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: جب قیامت آئے گی تو تمام آدمی اور جان دار مر جائیں گے اور تمام دنیا ختم ہوجائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، یعنی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہوجائے گی۔

(ب) جواب: قرآن مجید آسمان پر اٹھا لیا جائے گا، سورج مغرب سے نکلے گا، حیا ختم ہوجائے گی، جھوٹ بولنا عام ہوجائے گا قرآن کریم آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔

(ج) جواب: صور کی آواز سنتے ہی سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہوجائے گی۔

سوال:۶ دیے گئے نامکمل جملوں کو درست جواب کے گرد دائرہ بنا کر مکمل کریں۔ پھر مکمل جملہ نیچے لکھیں:

(الف) مکمل جملہ: ہر انسان اور جاندار کو مرنا ہے۔

(ب) مکمل جملہ: حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں صور لیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں ہیں۔

(ج) مکمل جملہ: جب قیامت کی ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو قیامت آجائے گی۔

سبق:۸　　مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

مقاصد عام:

❶ بچوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کروانا۔　❷ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کے ذہن میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ راسخ کرنا۔

❷ ہر اچھے عمل پر جزا اور ہر برے عمل پر سزا ہے، اس عقیدہ کے ذریعے بچوں کو نیکیوں پر ابھارنا۔

فوائد:　　**Learning Outcome:**

❶ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی حقیقت کو جانیں گے۔

❷ حشر کے میدان میں پیش آنے والے واقعات سے واقف ہوں گے۔

❸ اچھے اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے کی کوشش کریں گے۔

ذہنی آمادگی:　　**Brain Storming:**

سوال: قیامت کب واقع ہوگی؟

جواب: جب ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو قیامت واقع ہوجائے گی۔

سوال: قرآن کریم میں قیامت کے اور کون سے نام ہیں؟　جواب: القارعة اور الساعة۔

سوال: صور کون پھونکے گا؟　جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام۔

سوال: اچھے اعمال کرنے والے کہاں جائیں گے؟　جواب: جنت میں جائیں گے۔

سوال: برے اعمال کرنے والے کہاں جائیں گے؟　جواب: دوزخ میں جائیں گے۔

اعلانِ سبق:

ہماری زندگی صرف اس دنیا تک محدود نہیں بل کہ اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد ایک اور زندگی شروع ہوگی جو کبھی ختم نہیں ہوگی، آج ہم اسی کے بارے میں پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں "مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا"۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلے میں تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔"[٦]

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی اس دنیا کی فانی زندگی کی حقیقت سمجھانا، اور آخرت کی ہمیشہ کی زندگی میں کام آنے والے اعمال کی رغبت دلانا۔

عملی مشق (۱):

١. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
٢. سبق کی مشقیں کلاس میں حل کروائیں، پہلے کتاب میں سے دیکھ کر، اس کے بعد زبانی حل کروائیں۔

عملی مشق (۲):

١. معلم/معلمہ بورڈ پر مختلف کام لکھ دیں مثلاً: ویڈیو گیم کھیلنا، نماز پڑھنا، ورزش کرنا، آپس میں باتیں کرنا، کمزوروں کی مدد کرنا، صدقہ خیرات کرنا، آپس میں لڑنا، وغیرہ اس کے نیچے تین کالم بنالیں، ایک میں لکھیں "آخرت میں کام آنے والے اعمال"، "دنیا میں کام آنے والے اعمال"، "وہ اعمال جو کہیں کام نہیں آتے"۔
٢. معلم/معلمہ بچوں سے پوچھیں کہ ہر چیز نے ایک دن فنا ہونا ہے، آپ ان میں سے کوئی دس چیزوں کے نام بتائیں۔

عملی مشق (۳):

ذہنی آزمائش کے سوالات بچوں سے پوچھیں اور ان کے صحیح جوابات پر ان کی تعریف کریں۔

(الف) مندرجہ ذیل الفاظ سبق میں کتنی مرتبہ آئے ہیں:

الفاظ	تعداد	الفاظ	تعداد
۱ حضرت اسرافیل علیہ السلام	دو مرتبہ	۲ زندہ	چار مرتبہ
۳ حشر	تین مرتبہ	۴ برے	دو مرتبہ
۵ نیک	تین مرتبہ	۶ حساب	تین مرتبہ

گھر کا کام:

جو مشقیں کلاس میں سمجھائیں ہیں ان کو کاپی میں حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی و حوصلہ افزائی:

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: جب حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور یہ زندہ ہونا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ بارش برسنے کے بعد زمین سے پودے اگتے ہیں، اسی طرح انسان دوبارہ زندہ ہو کر اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، اور حشر یعنی قیامت کے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

(ب) جواب: حشر کے میدان میں ہر شخص پریشان ہوگا، سورج زمین سے بہت نزدیک ہوگا، گناہ گار لوگ اپنے گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

(ج) جواب: لوگ میدانِ حشر کی تکلیفوں سے گھبرا کر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس سفارش کے لیے جائیں گے تاکہ اعمال کا حساب شروع ہو اور قیامت کے دن کی تکالیف سے نجات ملے۔

(د) جواب: پل صراط جہنم کے اوپر ایک پل ہے جو تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پل صراط پر سے سارے انسانوں کو گزرنا ہوگا۔ نیک لوگ اس پر سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور برے لوگ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

سوال: ۲ خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں:

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ بالکل آسان ہے کہ وہ	مخلوق کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردے۔
حشر کے میدان میں	ہر شخص پریشان ہوگا۔
گناہ گار لوگ اپنے گناہوں کے بقدر	پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔
کچھ نیک لوگ ایسے بھی ہوں گے جو	بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوجائیں گے۔
نیک لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں اور	برے لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال الٹے ہاتھ میں دیا جائے گا۔
نیک لوگ اس پر سے گزر کر جنت میں داخل ہوجائیں گے۔	اور برے لوگ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

سوال: ۳ لکیر کے ذریعے آپس میں ملائیں:

الف	ب
حضرت اسرافیل علیہ السلام	سورج زمین سے بہت نزدیک ہوگا
حوضِ کوثر کا پانی	جہنم کے اوپر ایک پل
پُل صراط	دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا
میدانِ حشر میں	صور پھونکنے والے فرشتے

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: حشر یعنی قیامت کے میدان میں جمع ہوجائیں گے۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نور سے چمک رہے ہوں گے۔

(ج) جواب: حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، جو کوئی اس کو پیے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

باب دوم: عبادات

سبق:١ اللہ تعالیٰ کے حقوق

مقاصد عام:

❶ بچوں کو عبادت کے فائدے بتا کر عبادت پر آمادہ کرنا۔ ❷ بچوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بارے میں بتانا۔
❷ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس دلا کر اس کا شکر ادا کرنے والا بنانا۔
❸ اللہ تعالیٰ کے حقوق پہچان کر اس کو ادا کرنے والا بنانا۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور وہ حقوق اللہ پہچان کر اس کو ادا کرنے والے بن جائیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: حوضِ کوثر کا پانی کیسا ہوگا؟ جواب: وہ پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔
سوال: وہ کون ہے جو ہمیں بغیر مانگے بے شمار نعمتیں دیتا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔
سوال: ہم اللہ تعالیٰ کو کس طرح راضی کر سکتے ہیں؟
جواب: اس کی اطاعت کر کے اور اس کی نافرمانی سے بچ کر۔

اعلانِ سبق:

جس اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ زندگی اور اس کی ساری نعمتیں عطا کی ہیں، اس ذات کے ہم پر کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں جنھیں ادا کرنا ضروری ہے، آج ہم انھی کے بارے میں پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر خوشنما لکھ دیں: "اللہ تعالیٰ کے حقوق"۔

نئی معلومات:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکرادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کی قسم! صرف اسی لیے بیٹھے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں نے تم کو جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بل کہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمارہے تھے۔" (۷)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے ان کو عمل کا شوق دلانا، اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر پورا کرنے پر تیار کرنا۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

(الف) معلم/معلمہ بورڈ پر اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ملا کر لکھ دیں، مثلاً: نماز پڑھنا، کسی کی مدد کرنا، روزہ رکھنا، حج کرنا، بوڑھوں کا سامان اٹھانے میں مدد دینا، ذکر کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اپنے گھر کے باہر ٹھنڈے پانی کا کولر رکھنا، تہجد کی نماز پڑھنا، مزدور کو اس کی مزدوری وقت پر دینا، وغیرہ، اور دو کالم بنائیں ایک میں لکھیں حقوق اللہ، دوسرے میں لکھیں حقوق العباد، اس کے بعد ایک ایک کر کے بچوں کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ ان میں سے حقوق اللہ اور حقوق العباد الگ الگ کالموں میں لکھو۔

(ب) سبق سے متعلق زبانی سوالات بھی کرتے رہیں تا کہ بچے سبق دھیان سے سنیں۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا رہے گا کہ بچے سبق کتنا سمجھ رہے ہیں، مندرجہ ذیل سوالات نمونے کے طور پر دیے جا رہے ہیں:

1. سورج کا کیا فائدہ ہے؟
2. چانداور ستاروں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
3. ماں باپ کے دل میں ہماری محبت کس نے پیدا کی ہے؟
4. اللہ تعالیٰ کا ہم پر کیا حق ہے؟

(ج) کتاب میں موجود مشق کلاس میں حل کروائیں، ایک بار دیکھ کر اور پھر زبانی۔

گھر کا کام:

1. کلاس میں حل کی گئی مشق کاپی میں لکھ کر لانے کو کہیں۔
2. بچوں سے کہیں آپ نے اس ہفتے میں جو حقوق اللہ ادا کیے ہیں ان کی فہرست بنا کر لائیں، جیسے نماز پڑھنا، ذکر کرنا، وغیرہ۔

خود احتسابی:

بچوں نے جو اچھے اعمال سبق میں پڑھے ہیں جب تک بچوں کے عمل میں نہ آ جائیں مطمئن نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی:

ہر اچھے عمل پر مسکرا کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ ہاتھ کے گرد دائروں میں چند اچھے کام لکھیں جو ہم ہاتھوں سے کر سکتے ہیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمیں دیں ہیں ان میں سے چند کے نام اور فائدے یہ ہیں، آنکھ: جس کے ذریعے ہم دیکھتے ہیں، زبان: جس کے ذریعے ہم بولتے ہیں اور مختلف چیزوں کا ذائقہ چکھتے ہیں، کان: جس کے ذریعے سے ہم سنتے ہیں۔

(ب) جواب: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کو کریں اور جن چیزوں کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے ان سے بچ کر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔

(ج)

جواب:

دن کے فوائد	رات کے فوائد
۱ دن میں ہم اسکول جاتے ہیں۔	رات کو ہم آرام کرتے ہیں۔
۲ دن کی روشنی میں ہم پڑھ سکتے ہیں۔	رات کو ہم تہجد پڑھ سکتے ہیں۔
۳ دن میں کسان کھیتی باڑی کرتا ہے۔	رات میں چاند نکلتا ہے جس کی روشنی سے پھلوں میں مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔

سوال: ۳ ایک جملے کے مختلف حصوں کو مختلف خانوں میں لکھ دیا گیا ہے۔ آپ ان کو ملا کر صحیح جملہ نیچے لکھیں۔

(الف) ہم اپنے کانوں سے قرآن کریم کی تلاوت سنتے ہیں۔

(ب) ہم اپنی زبان سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

(ج) ہم اپنے پیروں پر چل کر مسجد جاتے ہیں۔

(د) ہم اپنے ہاتھوں سے امی ابو کا سر دباتے ہیں۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: ہوا اور پانی

جواب: ۱ سچ بولنا ۲ ذکر کرنا ۳ کسی کو راستہ بتانا

سوال: ۵ جو کام ہمیں کرنے چاہییں اور جو نہیں کرنے چاہییں ان کو ملا کر لکھ دیا گیا ہے۔ آپ انھیں الگ الگ کالموں میں لکھیں۔

جو کام کرنے چاہییں	جو کام نہیں کرنے چاہییں
نماز پڑھنا	جھوٹ بولنا
روزہ رکھنا	کسی کا مذاق اڑانا
قرآن پاک کی تلاوت کرنا	چغلی لگانا
بھوکوں کو کھانا کھلانا	نماز میں سستی کرنا
درود شریف پڑھنا	فضول خرچی کرنا

سبق: ۲

غسل کیسے کریں

مقاصد عام:

1. بچوں کو صاف ستھرا رہنے کی عادت ڈالنا۔
2. بچوں کو سنت کے مطابق عمل کرنے کا شوق دلانا۔
3. بچوں میں اچھی باتیں سیکھنے کا شوق پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو غسل کا مسنون طریقہ سکھانا۔
2. بچوں کو غسل اور صفائی کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔
3. بچوں کو غسل کے فرض، سنتیں اور مکروہات زبانی یاد کروانا۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے غسل کا طریقہ اس کی اہمیت اور کن مواقع پر غسل کرنا چاہیے، ان چیزوں سے آگاہی حاصل کریں گے، اسی طرح غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات کو سیکھ لیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال	جواب
سوال: مسجدوں میں روزانہ کتنے وقت اذان دی جاتی ہے؟	جواب: پانچ وقت۔
سوال: اذان دینے والے کو کیا کہتے ہیں؟	جواب: مؤذن۔
سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہم کیا کرتے ہیں؟	جواب: وضو۔

اعلانِ سبق:

ہم پاک صاف رہ کر جراثیم اور بیماریوں سے دور رہ سکتے ہیں، اسلام نے ہمیں صفائی کا ایک اعلیٰ نظام دیا ہے جس کا ایک حصہ غسل ہے، آج ہم اسی کے بارے میں پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں "غسل کیسے کریں؟"۔

نئی معلومات:

جمعہ کے دن غسل کی بڑی فضیلت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسجد کی طرف جلدی گیا، اور امام کے قریب بیٹھا اور امام کی بات کو غور سے سنا اور خاموش رہا، تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی نماز کا ثواب دیا جاتا ہے۔"(۸)

سبق کا بنیادی تصور:

صفائی کی بنیادی اہمیت اور اس کا مقام جو شریعت کی نظر میں ہے اس کے بارے میں بتانا، اور اس کے دنیاوی اور اخروی فوائد سے آگاہ کرنا۔

نوٹ:

بچوں کو یہ بات بھی سمجھائیں کہ اگر کسی کے گھر میں شاور ہے اور بالٹی نہیں ہے تو وہ بھی غسل کو مسنون طریقہ پر ادا کرسکتا ہے، اور جس طرح ڈونگے/مگ سے جسم پر پانی ڈالا جاتا ہے اسی طرح شاور سے بھی ڈال سکتے ہیں۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

1. بچوں کو غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات زبانی یاد کروائیں، پھر معلم/معلمہ بورڈ پر تین کالم غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات کے بنادیں اب باری باری طلبہ کو بلا کر ان سے کہیں کہ ان میں ایک فرض، ایک سنت اور ایک مکروہ لکھیں۔ اس سے بچوں میں ایک تو خود اعتمادی پیدا ہوگی اور سبق بھی اچھی طرح سے ذہن نشین ہوجائے گا۔
2. مشق زبانی حل کروائیں، ایک دفعہ کتاب میں دیکھ کر اور ایک بار بغیر دیکھے۔

عملی مشق (۳):

مندرجہ ذیل ورک شیٹ بنا کر بچوں سے کلاس میں حل کرواسکتے ہیں:

خالی جگہ پر کریں۔

(الف) غسل میں ______ فرض ہیں۔

(ب) غسل میں ______ سنتیں ہیں۔

(ج) جمعے کے دن کا غسل ______ کو بالوں کی جڑوں تک میں سے نکال دیتا ہے۔

(د) غسل میں ________ مکروہات ہیں۔

(ہ) اسلام نے ہمیں ________ کا اعلیٰ ترین نظام دیا ہے۔

عملی مشق (۴):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور اس کے ذریعے پورا سبق بچوں کو سمجھائیں۔

گھر کا کام:

1. زبانی حل شدہ مشق کاپی میں لکھوائیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات گھر میں کم از کم تین لوگوں کو بتائیں، جیسے چھوٹا بھائی، کزن، دوست، وغیرہ۔

خود احتسابی:

جب بچے جمعے کے بعد اسکول آئیں تو بچوں سے زبانی غسل کا طریقہ پوچھیں۔

حوصلہ افزائی:

صحیح جوابات پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: نادر نے دادا جان سے غسل کرنے کا طریقہ پوچھا۔

(ب) جواب: دادا جان نے بتایا کہ اسلام نے ہمیں صفائی کا اعلیٰ ترین نظام دیا ہے اور پاکیزگی کو ایمان کا اہم حصہ قرار دیا ہے، اسی لیے وضو اور غسل کا حکم دیا ہے جن سے صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور ثواب بھی ملتا ہے۔

(ج) جواب: غسل کرنے پر ثواب اس لیے ملتا ہے کیوں کہ جو کام بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر کریں گے ہمیں اس پر ثواب ملے گا اور جمعے کے دن جمعے کی نماز کے لیے غسل کرنا تو سنت بھی ہے جس پر اور زیادہ ثواب ملتا ہے۔

سوال: ۲ غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات ملا کر لکھ دیے گئے ہیں آپ انھیں الگ الگ لکھیں:

غسل کے فرائض	غسل کی سنتیں	غسل کے مکروہات
منہ بھر کر کلی کرنا	ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا	بغیر ضرورت بات کرنا
ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا	قبلے کی طرف منہ کرنا	پانی بہت زیادہ استعمال کرنا
پورے بدن پر پانی بہانا	پہلے وضو کر لینا	
	دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا	

سوال: ۳ ذیل میں دیئے گئے نقشے میں غسل کے فرائض، سنتوں اور مکروہات کو ایک لائن میں لکھ دیا گیا ہے۔ آپ ان کے سامنے خانوں میں فرض، سنت یا مکروہ لکھیں۔

غسل کا طریقہ	عمل کا نام
ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا۔	فرض
دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔	سنت
پورے بدن پر پانی بہانا۔	فرض
قبلہ کی طرف منہ کرنا	مکروہ
پانی بہت زیادہ استعمال کرنا یا حد سے زیادہ کم استعمال کرنا۔	مکروہ
پہلے وضو کر لینا۔	سنت
تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔	سنت
منہ بھر کر کلی کرنا۔	فرض
ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔	سنت
ستر کھلے ہونے کی حالت میں بغیر ضرورت بات کرنا۔	مکروہ
استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوا سے دھونا۔	سنت

سبق: ۳ نماز کے مکروہات

مقاصد عام:

❶ بچوں میں عبادات کا شوق پیدا کرنا۔ ❷ بچوں کو نماز کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو نماز کے مکروہات زبانی یاد کروانا۔ ❷ بچے نماز میں عملی طور پر ان مکروہات سے بچیں۔

❸ بچے نمازیں سنت کے مطابق ادا کرنے والے بن جائیں۔

امدادی اشیا:

ایک لمبا رومال، ایک میلی اور پرانی قمیص اور ٹوپی، دو جائے نماز، دو چارٹ جس میں ایک پر صحیح لکھا ہو اور ✓ کا نشان ہو اور دوسرے چارٹ پر غلط لکھا ہو اور ☒ کا نشان ہو۔

فوائد: **Learning Outcome:**

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اعمال جن سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے اور اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے ان کو یاد کر لیں گے، اور نماز میں ان سے بچنے کی کوشش کریں گے۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

پچھلے سالوں میں پڑھے ہوئے اسباق کی پختگی جانچنے کے لیے بچوں سے اس طرح کے سوالات کریں:

سوال: نماز کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی کون سی سورۃ پڑھی جاتی ہے؟ جواب: سورۃ فاتحہ

سوال: اس سورۃ میں کس کی تعریف بیان کی گئی ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کی۔

سوال: غسل میں کتنے مکروہات ہیں؟ جواب: تین۔

سوال: کس بچے کو امتحان میں زیادہ نمبر ملیں گے؟

جواب ۱: جس کا جواب صحیح ہے مگر لکھائی خراب ہے۔

جواب ۲: جس کا جواب بھی صحیح ہے اور لکھائی بھی اچھی ہے۔ (صحیح جواب)

اعلانِ سبق:

آج ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے بارے میں پڑھیں گے جن سے بچنے سے ہماری نماز اچھی ہو جائے گی

اورہمیں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ملے گا۔معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "نماز کے مکروہات"۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ نماز میں سے کیسے چوری کرے گا، ارشاد فرمایا اس کے رکوع اور سجدہ صحیح طرح ادا نہ کرے اور رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی نہ رکھے۔"(۹)

سبق کا بنیادی تصور:

نماز جو ایک اہم عبادت ہے اس کو نہ صرف وقت پر ادا کرنا بل کہ صحیح اور آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کرنا کتنا اہم ہے، یہ بات سمجھا کر بچوں کو مکروہات سے بچنے کی ترغیب دینا۔

عملی مشق (۱):

(الف) اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

ریڈنگ کے دوران بچوں سے سوالات بھی کرتے رہیں۔مندرجہ ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

1. ہماری نماز کس طرح اچھی ہوتی چلی جائے گی؟
2. کن چیزوں سے نماز کا ثواب کم ہوجاتا ہے؟
3. کیسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟
4. سجدے کی حالت کے دو مکروہات کون سے ہیں؟
5. کیسے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

(ب) معلم/معلمہ ایک چارٹ جس پر "صحیح" لکھا ہوا ہے وہ کلاس میں دائیں ہاتھ کی طرف لگا دیں اور دوسرا چارٹ جس پر "غلط" لکھا ہے اس کو بائیں ہاتھ کی طرف لگا دیں اب دو بچوں کو بلائیں اور ایک بچہ جو سنت کے مطابق نماز پڑھ رہا ہے اسے دائیں طرف اور دوسرا جو نماز کے مکروہات میں سے کوئی عمل کر رہا ہے جیسے اس کے کندھے پر چادر اس طرح ڈالیں کہ اس کے دونوں کنارے لٹک جائیں، یا وہ کپڑوں سے کھیل رہا ہو، وغیرہ۔اس طرح ہر عمل کو دکھائیں تا کہ بچے ان کو جان کر ان سے بچنے والے بنیں۔

عملی مشق (۲):

1. اس سبق میں معلم/معلمہ کوشش کر کے کلاس میں ہر ایک بچے سے دو رکعت نماز پڑھوالیں، اور ان میں جو کمی ہو اس کو دور کر لیں، اور اگر کسی کی نماز میں کوئی کمی نظر آئے تو دوسرے طالب علم سے پوچھیں کہ انھوں نے کیا غلطی کی اور انھیں کیا کرنا چاہیے تھا۔

عملی مشق (۳):

ذہنی آزمائش کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ سبق میں کتنی مرتبہ آئے ہیں؟

الفاظ	تعداد	الفاظ	تعداد
نماز	سولہ مرتبہ	کپڑوں	دو مرتبہ
مکروہات	تین مرتبہ	سجدے	دو مرتبہ
ثواب	تین مرتبہ	پڑھنا	پانچ مرتبہ

گھر کا کام:

۱ سبق میں دی گئی مشق بچوں سے کاپی میں لکھوائیں۔

۲ بچوں سے کہیں کہ گھر سے ایک چارٹ بنا کر لائیں جس پر نماز کے مکروہات خوش نما لکھے ہوں، ہر ایک بچے کے چارٹ پر دستخط کر کے اب بچوں کو دیں اور کہیں کہ گھر میں جہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہاں اس چارٹ کو آویزاں کر دیں۔

خود احتسابی: Reflection:

حوصلہ افزائی:

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: کسی ایسے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے ہو۔

(ب) جواب: قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف آنکھ سے ادھر ادھر دیکھنا۔

(ج) جواب: جمائی لینا یا روک سکنے کے باوجود نہ روکنا نماز میں مکروہ ہے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: وہ چیزیں جن سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے اور گناہ ہوتا ہے، انھیں نماز کے مکروہات کہتے ہیں۔

(ب) جواب: معمولی کپڑوں (جن کو پہن کر لوگوں میں جانا پسند نہیں کیا جاتا) میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(ج) جواب: جان دار کی تصویر کے دائیں بائیں یا اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال:۳ خانوں میں دیے گئے حروف کی مدد سے سبق میں دیے گئے کم از کم دس الفاظ بنائیے، آپ ایک حرف کو دو مرتبہ یا اس سے زائد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

م	ن	ل	ہ
ع	ص	ج	ڑ
ک	د	ٹ	ت
ب	پ	ا	ے
ر	و	س	ز
ف	گ	ج	ی

الفاظ

۱ مکروہات
۲ بدن
۳ سجدہ
۴ کپڑے
۵ نماز
۶ جان دار
۷ تصویر
۸ تمام
۹ جگہ
۱۰ پہن

سوال:۴ نیچے دیے گئے ہر جملے میں غلطی ہے، آپ اس کے گرد دائرہ بنائیں اور نیچے دی ہوئی لائن پر پورا جملہ صحیح کر کے لکھیں:

(الف) کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانے کے لیے سمیٹنا۔

(ب) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

(ج) مردوں کا سجدے میں کلائیاں زمین پر بچھانا۔

(د) جان دار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

(ھ) بغیر وجہ کے آنکھوں کو بند کرنا۔

سبق: ۴، ۵ حفظِ سورۃ

مقاصد عام:

❶ بچوں میں حفظِ قرآن کا شوق پیدا کرنا۔ ❷ بچوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو سورۂ قریش، سورۂ لھب اور سورۂ کوثر تجوید اور ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

تین مختلف رنگوں کے چارٹ لیں اور ان پر یہ سورتیں اور ان کا ترجمہ لکھ دیں، کتاب، بورڈ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی ان سورتوں کو ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کر لیں گے، اور ان سورتوں کو مختلف مواقع پر پڑھنے کا اہتمام کریں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال ۱: ہماری نماز اچھی کیسے ہوگی؟ سوال ۲: جس سے نماز کا ثواب کم ہوتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

سوال ۳: نماز کے کوئی سے تین مکروہات بتائیں۔

سوال ۴: سورۃ النصر اور سورۃ الاخلاص زبانی سنائیں۔ سوال ۵: سورۃ الاخلاص کا ترجمہ سنائیں۔

اعلانِ سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش نما لکھ دیں "سورۃ قریش مع ترجمہ" اور اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ آج ہم قرآن کی آخری دس سورتوں میں سے تین سورتیں ترجمہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس آدمی کے سینے میں قرآن کریم کا کوئی بھی حصہ موجود نہ ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ ویران گھر۔" (۱۰)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو سمجھانا کہ قرآن کریم کو زبانی یاد کرنا بہت ہی زیادہ فضیلت کی چیز ہے، اور اس کو بغیر سمجھے پڑھنا

بھی ثواب ہے، لیکن عمل کی نیت سے سمجھ کر پڑھنا تو اور زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

عملی مشق (۱):

1. معلم/معلمہ سب سے پہلے تجوید کے ساتھ، سورۂ قریش کی تلاوت کریں، اور بچوں سے کہیں کہ وہ کتاب میں دیکھ کر غور سے سنیں یا پھر وہ چارٹ جس پر سورت لکھی ہو اس کو غور سے دیکھیں اور پہلے صرف سنیں۔ اس کے بعد معلم/معلمہ دوبارہ پڑھیں اب سارے بچے معلم/معلمہ کے ساتھ دہرائیں۔
2. کلاس میں اگر کوئی بچہ حافظ ہے یا کسی کی تجوید اور آواز اچھی ہے اس کو بلا کر اس سے پڑھوائیں سب سنیں، اور پھر وہ سب بچوں کو پڑھائے۔ سب بچوں کو اس طرح یاد کروائیں۔

عملی مشق (۲):

1. اب بچوں کو ترجمہ پڑھوائیں پہلے صرف ترجمہ پڑھادیں، تاکہ اس کا صحیح تلفظ بچے سیکھ لیں، بہتر ہے کسی اچھا پڑھنے والے بچے سے پڑھوائیں۔ معلم/معلمہ پہلے ایک آیت پڑھیں پھر اس کا ترجمہ پڑھیں، اس طرح پوری سورت ترجمہ سمیت بچوں کو سنادیں۔
2. اب ایک بچے سے کہیں کہ وہ ایک آیت پڑھے اور دوسرا بچہ اس کا ترجمہ پڑھے، اس طرح تینوں سورتیں پڑھوالیں۔

عملی مشق (۳):

کلاس میں دو گروپ بنالیں اے اور بی اب دونوں گروپ سے کہیں کہ وہ مخالف گروپ سے آیت پوچھ کر ترجمہ سنے یا ترجمہ پوچھ کر آیت سنے، اور ہر صحیح جواب کے دس نمبر مقرر کرلیں، اس سے بچوں میں دلچسپی پیدا ہوگی۔ بورڈ پر دو کالم بنا کر حاصل کردہ نمبر لکھتے رہیں، جیتنے والی ٹیم کو مبارک باد دیں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ سورت ترجمہ سمیت زبانی یاد کر کے آئیں۔

خود احتسابی: Reflection:

سبق پڑھانے کے بعد Follow up بھی ہو، جو چیزیں بچوں کو یاد کروائی ہیں انھیں کبھی کبھی پوچھتے رہیں۔

حوصلہ افزائی:

جن بچوں کو پرانی باتیں یاد ہوں ان کی ضرور حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: قریش کے لوگ سردی اور گرمی کے موسموں میں (یمن اور شام کے) سفر کرنے کے عادی ہیں۔

(ب) جواب: اللہ تعالیٰ نے انھیں بھوک کی حالت میں کھانے کو دیا اور بدامنی سے انھیں محفوظ رکھا۔

(ج) جواب: جو شخص کسی ڈر یا خوف کی حالت میں اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس سے ڈر اور خوف کو دور فرما دیں گے۔

(د) جواب: قبیلہ قریش والے مکہ میں رہتے تھے اور بیت اللہ کے رکھوالے تھے اور حج کے لیے جو لوگ آتے تھے ان کی خدمت کرتے تھے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(ب) جواب: ابولہب اور اس کی بیوی کے انجام سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط باتیں کہتے ہیں یا انھیں ستاتے ہیں ان کا انجام دنیا میں بھی برا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سوال:۳ دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

اللہ تعالیٰ	مسلمان	اسلام

(الف) ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ (ب) ہمارا دین اسلام ہے۔

(ج) ہم مسلمان ہیں۔

جواب: ۳ صحابی رضی اللہ عنہ: مجھے کوئی ایسی چیز پڑھنے کو بتا دیں جس کو میں سوتے وقت بستر پر پڑھ لیا کروں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کرو اس میں شرک سے براءت (حفاظت) ہے۔''

سبق:٦ نماز کے اوقات

مقاصد عام:

❶ بچوں کو وقت کی اہمیت کے بارے میں بتانا۔ ❷ بچوں میں عبادت کا شوق پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو نماز کی ادائیگی کا صحیح وقت بتانا۔ ❷ بچوں کو نماز صحیح وقت پر ادا کرنے والا بنانا۔

❸ کن اوقات میں نماز نہیں پڑھنی، اس بارے میں بتانا۔

امدادی اشیا:

ایک نماز کے اوقات کا دائمی نقشہ بڑے سائز کا، بورڈ اور مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے نماز کو اہتمام کے ساتھ وقت پر ادا کرنے والے بنیں گے، اور نماز کے مکروہ اور ممنوع اوقات کو اچھی طرح جان لیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: نماز کن پر فرض ہے؟ سوال: دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

سوال: نمازی کے دو دینی فائدے بتائیں۔ سوال: نماز کے دنیاوی فائدے کیا ہیں؟

سوال: لڑکوں کو نماز کہاں جا کر ادا کرنی چاہیے؟

اعلانِ سبق:

نماز ایک اہم ترین عبادت ہے، اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے لیے دن میں پانچ وقت مقرر کیے گئے ہیں، آج ہمارا سبق یہی ہے، معلم/معلمہ بورڈ پر خوشنما لکھ دیں "نماز کے اوقات"۔

نئی معلومات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔" (١١)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بتانا کہ دن میں پانچ وقت میں کونسی نماز کس وقت پڑھی جاتی ہے اور کس وقت نماز پڑھنا منع ہے، اس کے ساتھ ساتھ نماز اور وقت کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

1. معلم/معلمہ بچوں کو نماز کے نقشے کی مدد سے مختلف مہینوں میں نماز کے اوقات اور ممنوعہ اور مکروہ اوقات سمجھادیں، پھر معلم/معلمہ بورڈ پر ایک گھڑی بنائیں اور بچوں کو بورڈ پر بلائیں اور ان سے کسی بھی مہینے کا نماز کا وقت پوچھیں اور کہیں کہ نقشے میں دیکھ کر گھڑی میں سوئیاں لگاؤ، مثلاً: جنوری کی دس تاریخ کو فجر کا وقت کب ہوگا، وغیرہ۔
2. معلم/معلمہ بچوں سے کلاس میں پوچھیں کہ بتائیں اس وقت کس نماز کا وقت ہے؟ یا کیا اس وقت کوئی نماز پڑھنا نفل، قضا وغیرہ درست ہے کہ نہیں؟

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ بورڈ پر آسمان کا نقشہ بنائیں اور ایک طرف لکھ دیں مغرب اور دوسری طرف مشرق پھر بچوں کو سمجھائیں کہ اس طرف مغرب ہے اور اس طرف مشرق، اور سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے، پھر جب ہمیں دیکھنا ہو کہ سورج نکل رہا ہے تو کہاں دیکھیں اور زوال کا وقت معلوم کرنا ہو تو آسمان پر کس طرف دیکھیں، اسی طرح غروب آفتاب کہاں ہوتا ہے۔ اب عملی طور پر بھی بتادیں کہ مشرق اور مغرب کہاں ہیں۔

عملی مشق (۳):

یہ ورک شیٹ کلاس میں بچوں کو حل کرنے کے لیے دیں:

سوال مندرجہ ذیل کے بارے میں بتائیں کہ یہ کیا ہیں:

(الف) شریعت میں جو وقت جس نماز کے لیے مقرر ہے وہ نماز اسی وقت میں پڑھی جائے: نماز ادا کرنے کی ایک شرط۔

(ب) وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھی: تو نماز بالکل درست نہ ہوگی۔

(ج) وقت ختم ہونے کے بعد نماز پڑھی: نماز قضا ہو جائے گی۔

(د) فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک: نفل نماز مکروہ ہے۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بھی حل کروا کر گھر سے لکھ کر لانے کے لیے دیں۔

خود احتسابی: Reflection:

حوصلہ افزائی:

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل نقشہ مکمل کریں:

نمازوں کے نام	جس وقت یہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں
فجر	صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
ظہر	دوپہر کے وقت سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے
عصر	سورج چھپنے سے ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
مغرب	سورج چھپنے کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔
عشاء	سورج چھپنے کے ڈیڑھ دو گھنٹے بعد پڑھی جاتی ہے۔

سوال: ۲ نقشے میں دیے گئے حروف کی مدد سے آپ سبق میں دیے گئے کم از کم دس الفاظ بنائیں، آپ ایک حرف کو دو یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی استعمال کر سکتے ہیں:

ن	ی	و	ہ
ظ	ش	م	ص
ع	ک	ب	ر
غ	ء	ا	ف
آ	ت	ق	ز

الفاظ

ارشاد	مکروہ
عصر	آفتاب
وقت	زوال
نماز	غروب
رات	تین

سوال: ۳ نیچے دی ہوئی گھڑیوں میں آپ اپنی مسجد کے نمازوں کے اوقات لکھیں۔ آپ گھنٹے اور منٹ کی سوئیاں خود بنائیں۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) ہم پر کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب: دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔

(ب) وقت پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کیا انعام دیں گے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا: "میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا

کرنے کا اہتمام کرے گا اس کو اپنی ذمے داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمے داری نہیں۔"

(ج) نماز ادا کرنے کی ایک شرط لکھیں:

جواب: نماز ادا کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ شریعت میں جو وقت جس نماز کے لیے مقرر ہے وہ نماز اسی وقت میں پڑھی جائے۔

(د) وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھی تو کیا ہوگا؟

جواب: وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھی تو نماز بالکل درست نہ ہوگی۔

(ھ) دن رات میں جتنی نمازیں فرض ہیں ان کے نام لکھیں۔

جواب: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

(و) جن تین اوقات میں ہر قسم کی نماز پڑھنا منع ہے ان کے نام لکھیں:

جواب: طلوعِ آفتاب، زوال، غروبِ آفتاب۔

سوال:۵ نیچے دیے گئے خالی دائرے میں صرف ایک حرف لکھیں تو سارے الفاظ مکمل ہو جائیں گے۔ آپ ان الفاظ کو مکمل کریں اور پھر انھیں دی گئی جگہ پر لکھیں۔
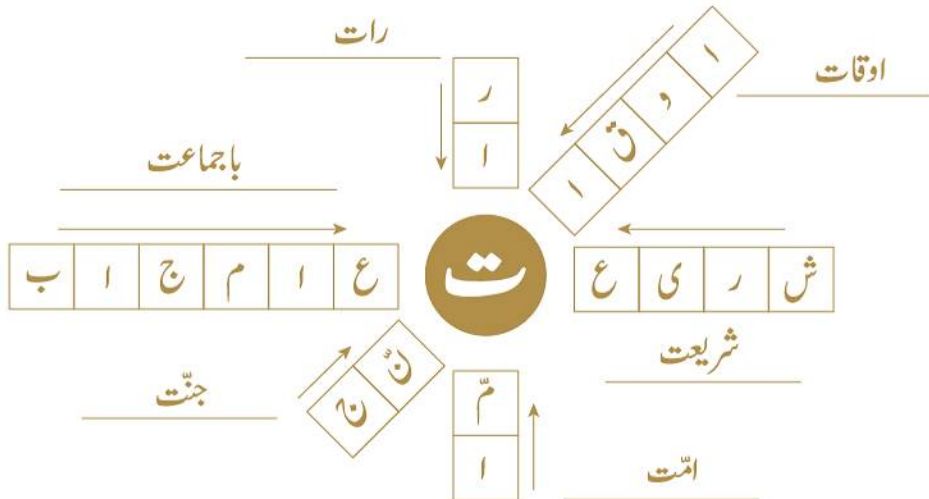
سبق: ۷ جماعت کی نماز

مقاصد عام:

1. اجتماعی عبادت کا اسلامی فلسفہ سمجھانا۔
2. بچوں کو اجتماعی عبادت کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھانا۔
2. بچوں کو مسجد جانے کا عادی بنانا۔
3. جماعت کی نماز کی فضیلت بتا کر عمل کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

دو جائے نماز اور ایک بڑی چادر۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت کی نماز کی اہمیت اور اس کے ادا کرنے کے مکمل طریقے کو سمجھیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال ۱: جن اعمال سے نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے انھیں کیا کہتے ہیں؟

سوال ۲: ہم مسجد میں کس لیے جمع ہوتے ہیں؟

سوال ۳: کس طرح دن میں پانچ وقت ہم محلے والوں سے مل سکتے ہیں؟

اعلانِ سبق:

نماز کے بارے میں ہمیں حکم ہے کہ سب ایک ساتھ مل کر ادا کریں تا کہ مسلمانوں میں اتحاد کی فضا قائم رہے، اسی کے بارے میں ہم آج پڑھیں گے، بورڈ پر لکھ دیں "جماعت کی نماز"۔

نئی معلومات:

جماعت کی نماز سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "جماعت کی نماز اس نماز سے جو بازار میں یا گھر میں پڑھ لی جائے پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے، اور بات یہ ہے کہ جب آدمی اچھی

طرح وضو کرتا ہے پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف آتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک خطا معاف کی جاتی ہے، اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔" (۱۲)

سبق کا بنیادی تصور:

جماعت کی نماز کا مکمل طریقہ بچے جان لیں، اور جماعت سے نماز ادا کرنے کا اسلامی فلسفہ کیا ہے، اس کے معاشرتی اور دینی کیا فوائد ہیں۔

عملی مشق (۱):

(الف) اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

(ب) کلاس میں جماعت کی نماز ادا کرنے کا عملی طریقہ بچوں کو بتائیں، اور ایک جائے نماز قبلہ رخ بچھائیں اور اس کے پیچھے بڑی چادر صف کی طرح بچھا دیں، اب کسی حافظ بچے یا ذہین بچے کو کہیں کہ تم جائے نماز پر کھڑے ہو کر امام بنو اور آدھی کلاس کو صفوں کے اندر کھڑا کریں، اس بات کا اہتمام کریں کہ سب بچے اہتمام سے صفیں سیدھی رکھیں۔ باقی آدھی کلاس غور سے دیکھے کہ صف کس طرح بنی ہے اور امام اور مقتدی کہاں کھڑے ہیں۔ اس کے بعد بقیہ آدھی کلاس صف میں کھڑی ہو، اور باقی بچے دیکھیں، اس طرح بچے صف میں کھڑے ہونے اور جماعت کی نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھ جائیں گے۔

اب دو بچوں کو اس طرح صف میں کھڑا کریں کہ ایک امام ہو دوسرا مقتدی، اب پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ جماعت کتنے لوگوں کی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی طرح چار پھر آٹھ بچوں کو ایک صف میں کھڑا کروا کر پوچھیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو صف بنانے اور صف سے ملنے کا عملی طریقہ بتائیں کہ امام کے پیچھے کس طرح صف بنائی جائے اور پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف کی جگہ کو پر کیا جائے۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور اس کے ذریعے پورا سبق بچوں کو سمجھائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی:

جب تک ۱۰۰ فیصد طلبہ صف میں کھڑے ہونے کا طریقہ سیکھ نہ لیں مطمئن نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی:

مناسب انداز سے حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

سوال:۱ پہچانیں اور خالی خانوں میں لکھیں کہ یہ جملے کس کے بارے میں ہیں۔

جملہ	جواب
(الف) اس کے لیے کم سے کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔	جماعت کی نماز
(ب) اس کو باقی نمازیوں سے آگے کھڑا ہونا چاہیے۔	امام
(ج) اس کا درجہ نفلوں اور سنتوں سے بہت زیادہ ہے۔	فرض نماز
(د) یہ اکیلے پڑھی جاتی ہیں۔	نفلیں اور سنتیں
(ھ) مردوں کے لیے مسجد میں جماعت سے ادا کرنا ضروری ہے۔	فرض نماز
(و) بغیر جماعت کے یہ نمازیں ادا نہیں ہوتیں۔	جمعہ اور عیدین
(ز) جماعت میں اس کا سیدھا ہونا ضروری ہے۔	صف

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: چند آدمیوں کا مل کر اس طرح نماز پڑھنا کہ ان میں ایک امام ہو اور باقی مقتدی ہوں اس کو جماعت کہتے ہیں۔

(ب) جواب: جمعہ اور عیدین کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) جواب: جماعت جتنی بڑی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: "دو آدمیوں کی جماعت کی نماز (ایک امام ہو دوسرا مقتدی ہو)، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ پڑھی گئی نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ

آدمیوں کی الگ الگ پڑھی گئی نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی الگ الگ پڑھی گئی نمازوں سے بڑھی ہوئی ہے۔"

(د) جواب: جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جماعت شرط ہے، بغیر جماعت کے یہ نمازیں ادا نہیں ہوتیں۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: جماعت کے لیے کم سے کم دو آدمیوں کو ہونا ضروری ہے۔

(ب) جواب: مردوں کے لیے پانچوں فرض نمازیں مسجد میں جماعت سے ادا کرنا ضروری ہے۔

(ج) جواب: جہاں امام کھڑا ہو اس کے پیچھے سے دائیں اور بائیں طرف صف بنانا شروع کریں۔

(د) جواب: فرض نمازوں کا درجہ نفلوں اور سنتوں سے بہت زیادہ ہے۔

سوال: ۴ ذیل میں دیے گئے ہر جملے میں ایک یا ایک سے زیادہ غلطیاں ہیں، آپ غلطیوں کے گرد دائرہ بنائیں اور ان جملوں کو دوبارہ درست کر کے لکھیں:

(الف) جمعے اور عیدین کی نماز کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم [پانچ] آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔

جواب: جمعے اور عیدین کی نماز کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔

(ب) مردوں کے لیے پانچوں فرض نمازیں [گھر] میں ادا کرنی ضروری ہیں۔

جواب: مردوں کے لیے پانچوں فرض نمازیں مسجد میں ادا کرنی ضروری ہیں۔

(ج) مقتدی اگر دو سے زیادہ ہوں تو امام [کا] پیچھے کھڑا ہونا [واجب] ہے۔

جواب: مقتدی اگر دو سے زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔

(د) صف میں ایڑیاں [سب کی] ایک سیدھ میں [نہ] ہوں آگے پیچھے ہوں۔

جواب: صف میں سب کی ایڑیاں ایک سیدھ میں ہوں آگے پیچھے نہ ہوں۔

(ھ) کندھے سب کے [دور دور] ہوں اور درمیان میں جگہ خالی ہو۔

جواب: کندھے سب کے ملے ہوئے ہوں، درمیان میں جگہ خالی نہ ہو۔

(و) صف ایک [کونے] سے بنائیں۔

جواب: صف درمیان سے بنائیں۔

سبق: ۸ بندوں کے حقوق

مقاصد عام:

۱ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خیر خواہی بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا۔

۲ بچوں کو معاشرے کا مفید فرد بنانا۔ ۳ بچوں کے دلوں میں رحم کا جذبہ پیدا کرنا۔

۴ بچوں کو حقوق ادا کرنے کے دینی اور دنیاوی فائدے بتانا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو بتانا کہ ان کے ذمے کن لوگوں کے حقوق ہیں۔

۲ گھر کے کام کاج میں بچوں کو والدین کا معاون بنانا۔

۳ بچوں کو اپنے متعلقین جیسے دوست، پڑوسی اور اساتذہ کے حقوق ادا کرنے والا بنانا۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے تعلق والوں کے حقوق پہچان کر ان کو ادا کرنے والے بنیں گے اور معاشرے میں باادب اور مفید افراد کی طرح زندگی گزاریں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: زکوٰۃ کیسی عبادت ہے؟ جواب: مالی عبادت ہے۔

سوال: حج کس پر فرض ہے؟

جواب: جو مسلمان بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔

سوال: والدین سے ہمیں جو فائدے حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند آپ بتائیں؟

سوال: ہم کس طرح دوسروں کو چھوٹے بڑے فائدے پہنچا سکتے ہیں؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "بندوں کے حقوق"، معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان لکھ دیں۔

نئی معلومات:

"ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ میرے اچھے سلوک کا حق دار کون

ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انھوں نے تین بار پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں بار فرمایا تمہاری ماں چوتھی بار میں فرمایا تمہارا باپ۔"(۱۳)

رشتہ داری جوڑنا کتنا اہم ہے اس بارے میں ایک حدیث ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے اور وہ (دعا میں) یہ کہتی ہے کہ جو مجھ کو جوڑے اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) جوڑ دے اور جو مجھ کو توڑے تو اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دے۔"(۱۴)

سبق کا بنیادی تصور:

حقوق کا ادا کرنا کس طرح ایک دینی اور معاشرتی فریضہ ہے اور اس سے معاشرے میں کس طرح بہتری اور سدھار پیدا ہوتا ہے، اور ہم پر کس کس کے حقوق ہیں اور ان کو ہم کیسے ادا کر سکتے ہیں، یہ سب بچوں کو بتانا۔

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو چار طریقوں کے مطابق بڑھائیں۔ سبق پڑھاتے ہوئے اور پڑھانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کو فائدہ ہوگا:

(الف) ہم سب کون ہیں؟ جواب: ہم سب مسلمان ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ سے محبت کا کیا اثر ضروری ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے محبت کا یہ اثر ضروری ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت ہو۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے ہیں اس کی کیا خوبی ہے؟

جواب: اس دین کی خوبی یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق صاف اور واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

(د) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر کن کے حقوق ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے سول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر ماں، باپ کے حقوق ہیں۔

(ھ) اچھا مسلمان کون ہے؟

جواب: اچھا مسلمان وہی ہے جو ان تمام حقوق کو ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذمہ ضروری قرار دیے ہیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو مندرجہ ذیل ورک شیٹ کلاس میں کرنے کو دی جاسکتی ہے۔

سوال: خالی جگہ پر کریں۔

1. مسلمان جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی طرح انھیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے۔
2. فرشتے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔
3. اللہ تعالیٰ رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے۔
4. ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔
5. خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی وغیرہ کا ادب و احترام بھی ضروری ہے۔
6. ہمارے اساتذہ کا بھی ہم پر بہت بڑا حق ہے۔

عملی مشق (۳):

بچوں کو بتائیں کہ کلاس میں جو طالب علم آپ کے برابر میں بیٹھا ہوا ہے وہ بھی آپ کا پڑوسی ہے، آپ بتائیں کہ آپ اس کے ساتھ کس طرح اچھا سلوک کر سکتے ہیں؟ اور اسی طرح یہ بھی بتائیں کہ آپ کو کن کاموں سے بچنا چاہیے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر دو کالم بنا دیں اور بچوں کے جوابات ان کالموں سے لکھتے رہیں۔ صحیح جواب دینے کے لیے بچوں کی مدد کریں۔

کس طرح اپنے ساتھیوں کی مدد کر سکتے ہیں	ہمیں کلاس میں کون سے کام نہیں کرنے چاہییں
1. ہوم ورک کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔	1. کسی کا نام نہیں بگاڑنا چاہیے۔
2. کوئی بیمار ہو اس کی عیادت کر سکتے ہیں۔	2. کسی کی چیز نہیں چھپانی چاہیے۔
3. صحت کے لیے دعا کر سکتے ہیں	3. کسی کی چیز بلا اجازت نہیں لینی چاہیے۔
4. اپنی پنسل یا قلم دے سکتے ہیں۔	4. کسی کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔
5. کسی کو پانی پلا سکتے ہیں۔	5. کسی کی شکایت نہیں کرنی چاہیے۔
6. اپنے لنچ میں سے دوست کو دے سکتے ہیں۔	6. کسی پر ہنسنا نہیں چاہیے۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ ایک فہرست بنا کر لائیں جس میں وہ کام جو آپ کے خیال میں بندوں کے حقوق سے متعلق ہوں اور آپ نے وہ کیے ہوں وہ لکھ کر لائیں، کم از کم دس کام ہونے چاہییں۔ معلم/معلمہ زبانی طور پر بچوں کی کچھ مدد کر دیں۔

خود احتسابی: Reflection:

ہماری کوشش ہو کہ بچوں میں اچھی صفات بڑھیں۔

حوصلہ افزائی:

ہر اچھے کام پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ نیچے چند حقوق ذکر کیے گئے ہیں آپ ان کے آگے لکھیں کہ یہ کن کا حق ہے۔

حقوق	کن کا حق ہے؟
۱ ان کا ادب کرنا اور ان کی بات ماننا بھی بہت ضروری ہے۔	اساتذہ
۲ اپنی گاڑی بغیر اجازت ان کے گھر کے سامنے کھڑی نہ کریں۔	پڑوسی
۳ ان کا ادب اور احترام کرنا ضروری ہے کیوں کہ وہ ہمارے امی ابو کے بھی بڑے ہیں۔	دادا، دادی، نانا، نانی
۴ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر ان کا حق ہے۔	ماں، باپ

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ سے محبت کا یہ اثر ضروری ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت ہو۔ مسلمان جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی طرح انھیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔

(ب) جواب: ہمارا ایک اہم امتحان یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہے؟ دوسروں کے ساتھ

حسنِ سلوک ہی کی وجہ سے انسان کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔

(ج) جواب: والدین کے بعد دوسرے قریبی رشتہ دار مثلاً دادا، دادی، نانا، نانی کا بھی ایسا ہی حق ہے جیسا کہ ماں باپ کا۔ ان کا بھی ادب واحترام کرنا ضروری ہے کیوں کہ وہ ہمارے امی ابو کے بھی بڑے ہیں۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: آسمان والا (اللہ تعالیٰ) ہم پر رحم کرے گا۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے ہیں اس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق صاف اور واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

(ج) جواب: فرشتے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

(د) جواب: کبھی گھر میں اتنا شور نہ مچائیں کہ پڑوسیوں کو تکلیف ہو۔

(ھ) جواب: ایک اچھا مسلمان وہ ہے جو تمام حقوق ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذمے ادا کرنے ضروری قرار دیے ہیں۔

سوال: ۴ اس سبق میں ہم پر جن کے حقوق ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ ذیل میں دیئے گئے نقشے میں انھیں ترتیب سے لکھیں۔

اللہ تعالیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدین اور قریبی رشتے دار
اساتذہ
پڑوسی اور ہمسائے

سوال: ۵ خالی خانوں میں مناسب الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔ ہر خانے میں صرف ایک لفظ آئے گا۔

(الف) کنبہ (ب) سلوک، انسان، فرشتوں (ج) رحمۃ

(د) ماں، باپ (ھ) بڑا

باب سوم (الف):　　احادیث

سبق: ا　　❶ سب سے اچھا انسان

❷ نیت کی اہمیت

مقاصد عام:

❶ بچوں کو احادیث زبانی یاد کروانا اور اس کا شوق دلانا۔

❷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ نیت کی اہمیت اور اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کرنا۔

❷ بچوں کو قرآن کریم سیکھ کر دوسروں کو سکھانے پر آمادہ کرنا۔

فوائد:　　**Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچے قرآن کریم کی تعلیم و تعلم کی اہمیت سے واقف ہوں گے، اور ہر اچھے کام میں اپنی نیت کو درست کرنے کی فکر کریں گے۔

ذہنی آمادگی:　　**Brain Storming:**

سوال: وضو سے متعلق حدیث سنائیں۔　　جواب: لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔

سوال: اچھا مسلمان کون ہے؟　　جواب: اچھا مسلمان وہ ہے جو تمام حقوق ادا کرتا ہے۔

اعلانِ سبق:

معلم/معلمہ بچوں کو بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حدیث کہتے ہیں اور ہمارے لیے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ بورڈ پر لکھ دیں: "احادیث"

❶ سب سے اچھا انسان　　❷ نیت کی اہمیت

نئی معلومات:

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن کریم) کے ذریعے کچھ لوگوں کو (جو اس کے مطابق عمل کرتے ہیں) اونچا کر دیتے ہیں، اور بعض لوگوں کو (جو اس پر عمل نہیں کرتے) نیچے گرا دیتے ہیں۔" (۱۵)
2. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص (سونے کے لیے) اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اسکے لیے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لیے عطیہ ہوتا ہے۔" (۱۶)

سبق کا بنیادی تصور:

1. قرآن کریم کا مرتبہ واضح کرنا کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لیے اس کو پڑھنے پڑھانے والے کا بلند درجہ ہے۔
2. ہر اچھے کام میں نیت بھی اچھی ہونی ضروری ہے، اچھی نیت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت۔ اگر نیت اچھی نہیں ہوگی تو عمل ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

عملی مشق (۱):

1. چار طریقوں کے مطابق احادیث اور ان کا ترجمہ پڑھائیں۔
2. بچوں کو حدیث ترجمہ سمیت زبانی یاد کروائیں۔ اور دو دو بچوں کی جوڑیاں بنا دیں جو آپس میں ایک دوسرے کو حدیث اور پھر ترجمہ سنائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں سے سبق سے متعلق کچھ سوالات پوچھیں:

1. بہترین لوگ کون ہیں؟
2. اچھے عمل کے لیے کیا اچھا ہونا ضروری ہے؟
3. قرآن کریم کس کا کلام ہے؟
4. اچھے اعمال کرنے کا صلہ کیا ہے؟

عملی مشق (۳):

ذیل میں دیئے گئے جملوں کے آگے اچھی نیت یا بری نیت لکھیں:

1. پیاسے کو پانی پلایا تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے: [ ]
2. بھوکے کو کھانا کھلایا تاکہ لوگ تعریف کریں: [ ]
3. بیمار کی عیادت کی تاکہ رشتے دار تعریف کریں: [ ]
4. اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے امی ابو کا کہنا مانا: [ ]
5. اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کی: [ ]

گھر کا کام:

1. بچوں کو حدیث اور ترجمہ یاد کرنے اور کاپی میں لکھنے کے لیے دیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ دونوں احادیث اور ان کا ترجمہ کسی چارٹ پر خوش خط لکھیں اور اپنے گھر میں کسی نمایاں جگہ پر لگائیں۔
3. حدیث ترجمہ سمیت یاد کر کے لانے کے لیے دیں، اور اگلے دن سنیں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(ب) جواب: بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔

جواب ۲: میں ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم خود بھی سیکھوں گا اور دوسروں کو سکھاؤں گا۔

سوال:۳ نیچے لکھی ہوئی حدیث کے گرد دائروں میں چند اعمال کے نام لکھیں:

سبق: ۲ ❸ پینے کے برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت

❹ والد کا مقام

مقاصد عام:

❶ بچوں کو عمومی اسلامی آداب سے روشناس کروانا۔

❷ بچوں میں احادیث پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

❸ بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو کھانے پینے کے اسلامی آداب بتانا۔

❷ بچوں میں والدین کی اطاعت وخدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

❸ اسلام میں والد کا کتنا اونچا مقام ہے اس کی وضاحت کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | ایک گلاس اور ایک کپ

فوائد: Learning Outcome:

❶ اس سبق کو پڑھ کر ان شاءاللہ تعالیٰ بچے والد کے مقام ومرتبہ کو جان لیں گے اور والد کا ادب واحترام کریں گے۔

❷ کھانے پینے سے متعلق بنیادی ادب کو جان کر اس پر عمل کرنے والے بنیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: گانے سے دل میں کیا پیدا ہوتا ہے؟ جواب: نفاق۔

سوال: ہمیں اپنی زبان کو کیا کرنا چاہیے؟ جواب: قابو میں رکھنا چاہیے۔

سوال: زبان کی حفاظت سے متعلق حدیث سنائیں؟ جواب: "اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ"۔

اعلانِ سبق:

ہمارے دین نے ہمیں معاشرے میں زندگی گزارنے کے رہنما اصول بتائے ہیں ان میں سے کھانے

پینے اور والدین کے ادب سے متعلق اصول بھی ہیں، آج ہم اسی کے بارے میں دو حدیثیں پڑھیں گے، بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:

۳ پینے کے برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت　　۴ والد کا مقام

نئی معلومات:

۱ کھانے کا ایک اہم ادب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ، اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ [۱۷]

۲ ایک اور حدیث میں ہے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ والد جنت کا بہترین دروازہ ہے، (اب جو چاہے) یا تو اس دروازے کو ضائع کردے یا اس کی حفاظت کرے۔ [۱۸]

سبق کا بنیادی تصور:

کھانے پینے میں ادب کا خیال رکھنا، اور والد صاحب کا کہنا ماننے اور ان کو راضی رکھنے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا اہمیت ہے یہ بات بچوں کو بتانا۔

عملی مشق:

(الف) اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

(ب) معلم/معلمہ ایک گلاس میں پانی لے کر آداب کے مطابق پانی پئیں، بچوں کو ساتھ ساتھ آداب بتاتے بھی رہیں۔ اس ادب کا خاص طور پر ذکر کریں کہ پینے کے برتن میں سانس نہ لیں اور پھونک نہ ماریں۔

(ج) اسی طرح چند بچوں سے بھی پانی پینے کے آداب کی مشق کروائیں۔

گھر کا کام:

۱ بچوں سے کہیں کہ یہ حدیث گھر جا کر اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو ترجمہ کے ساتھ سنائیں۔

۲ مشق کاپی میں لکھ کر لانے کے لیے دیں۔

۳ حدیث ترجمہ سمیت یاد کر کے لانے کے لیے کہیں، اور اگلے دن سنیں۔

۴ بچوں سے کہیں کہ روزانہ اپنے والد صاحب کی ضرور خدمت کریں، مثلاً: پیر دبانا، سر دبانا یا ان کا کوئی کام کر دینا۔ اگلے دن بچوں سے پوچھیں کہ کس نے والد صاحب کی خدمت کی۔
بچوں کے جوابات پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی خوشی کس چیز میں ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے منع فرمایا ہے؟

جواب: پینے کے برتن میں سانس لینے سے یا اس میں پھونک مارنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

سوال:۲ پینے کے برتنوں میں سانس لینے اور پھونک مارنے کی ممانعت ہے۔ آپ ایسے تین برتنوں کا نام لکھیں جن میں پیا جاتا ہے۔

۱ کٹورا ۲ گلاس ۳ مگ

سوال:۳ سہیل چائے پی رہا تھا۔ اسے چائے بہت گرم لگی تو اس نے سوچا کہ پھونک مار کر اسے ٹھنڈا کرے مگر پھر اسے ایک حدیث یاد آ گئی اور وہ برتن میں پھونک مارنے سے رک گیا۔ آپ وہ حدیث اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا:

"پینے کے برتن میں سانس لینے سے یا اس میں پھونک مارنے سے۔"

سبق: ۳

⑤ معاف کرنا

⑥ باجماعت نماز کی فضیلت

مقاصد عام:

① بچوں میں رحم دلی کا جذبہ پیدا کرنا۔
② اجتماعی عبادت کی فضیلت سے آگاہ کرنا۔
③ احادیث پر عمل پیرا ہونے کا شوق دلانا۔

مقاصد خاص:

① بچوں کو معاف کرنے کی اہمیت بتانا اور درگزر کرنے والا بنانا۔
② باجماعت نماز پڑھنے کی ترغیب دینا۔
③ بچوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا شوق پیدا کرنا۔

فوائد: Learning Outcome:

① اس سبق کو پڑھ کر بچوں میں دوسروں سے انتقام لینے کے بجائے معاف کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا، جس سے معاشرے میں برداشت کو فروغ ملے گا۔
② بچوں میں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: مسلمان کو دھوکہ دینا کیسا ہے؟　جواب: بہت برا ہے۔
سوال: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا کوئی ایک طریقہ بتائیں۔　جواب: والدکو راضی کرنا۔
سوال: ہماری خطاؤں کو کون معاف کرتا ہے؟　جواب: اللہ تعالیٰ۔
سوال: نماز کہاں اور کس طرح پڑھنا افضل ہے؟　جواب: مسجد میں جماعت کے ساتھ۔

اعلانِ سبق:

غلطی ہر انسان سے کبھی نہ کبھی ہو جاتی ہے، اسلام نے ہمیں لوگوں کی غلطیاں معاف کرنے کی ترغیب دی ہے، اسی طرح جب لوگ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو سب کا عبادت میں دل لگتا ہے اور

عبادت کرنا آسان ہوجاتا ہے، اور ثواب بھی بہت زیادہ ملتا ہے، آج ہم اسی کے متعلق حدیث پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں: "معاف کرنا"، "باجماعت نماز کی فضیلت"۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "کیا میں تمھیں دنیا و آخرت کے اخلاق کی عمدہ باتیں نہ بتاؤں وہ یہ کہ جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو، جو تمھیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، اور جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو۔" (۱۹)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں عفوودرگزر جیسی عمدہ صفات پیدا کرنا، اس کے فوائد سے آگاہ کرنا اور عبادت کا شوق پیدا کرنا۔

عملی مشق (۱):

1. دونوں احادیث صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھوائیں، اسی طرح ترجمہ بھی پڑھوائیں، پہلے سے بتائے گئے چار طریقوں کے مطابق اس سبق کو بھی پڑھائیں۔ سبق کا متن بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کو سبق سے متعلق دوسرے چیزیں سمجھانا آسان ہوجائے گا۔

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ بچوں سے پوچھیں کہ "کبھی آپ میں سے کسی نے دوسرے کا قصور معاف کیا ہے" بچوں سے اس واقعے کے بارے میں پوچھیں، واقعہ سن کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

عملی مشق (۳):

پہلے دن سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے کہیں:

1. لائبریری میں جائیں اور کتابوں میں ایسے واقعات تلاش کریں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کے قصور معاف کر دیے ہوں، یہ واقعہ اپنی کاپی میں لکھیں۔
2. اسی طرح باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت کتاب میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

معلم/معلمہ خود بھی اس کام میں بچوں کی مدد کریں اور لائبریرین سے بھی مدد لیں۔ بچوں سے ان دونوں کے بارے میں کاپی میں لکھوائیں۔ اب چند بچوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاف کر دینے کے واقعات اور باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت کلاس میں پڑھوائیں۔

ساتھ ساتھ بچوں کا ذہن بھی بناتے رہیں کہ ہم اسی طرح دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں اور باجماعت نماز کی پابندی کیا کریں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسروں کو معاف کر دینے کا واقعہ سنیں تو کہیں کہ، دیکھیں بھئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کی کتنی بڑی بڑی غلطیاں معاف کر دیں۔ بتائیں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ہاں بھئی! تو ہم سب ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں گے ناں؟ مَاشَاءَ اللّٰہ۔

گھر کا کام:

1. گھر جا کر گھر کے سب افراد کو معاف کرنے والی حدیث ترجمہ کے ساتھ سنائیں۔
2. حدیث ترجمہ سمیت یاد کر کے لانے کے لیے دیں اور اگلے دن سنیں۔
3. مشق گھر سے لکھ کر لانے کے لیے دیں۔

خود احتسابی و حوصلہ افزائی:

مشق

جواب ۲: "جو مسلمان کی غلطی کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطی کو معاف فرمائیں گے۔"

جواب ۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔"

عملی مشق | سبق میں دی گئی دونوں احادیث کا ترجمہ اپنے دوستوں کو سنائیں

جواب ۴: ہر بچے سے اس کی زندگی میں پیش آنے والا کوئی واقعہ لکھوائیں، بچوں سے کہیں کہ وہ واقعہ زبانی بھی سنائیں۔

سبق: ۴ ⑦ جنت کا آسان راستہ

⑧ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا آسان طریقہ

مقاصد عام:

① بچوں میں نیک اعمال کا شوق پیدا کرنا۔ ② معاشرے میں خیر و بھلائی عام کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

① بچوں میں اچھے اخلاق اور سخاوت کا جذبہ ابھارنا۔ ② جنت کا شوق پیدا کرنا۔

③ ہر ایک کو سلام کرنے اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا۔

④ کوئی تحفہ یا اچھی چیز حاصل کرنے پر جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہنے کا عادی بنانا۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ عمدہ اخلاقی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے والے بنیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: جنت میں کون داخل نہ ہوگا؟ جواب: چغل خور۔

سوال: سب سے اچھا کلام کون سا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا کلام۔

سوال: قرآن کریم کس کا کلام ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کس سے خوش ہوتے ہیں؟ جواب: باجماعت نماز سے۔

اعلانِ سبق:

آج ہم چند ایسی نیکیوں کے بارے میں پڑھیں گے جن کا کرنا بہت آسان ہے اور ان کا فائدہ بہت زیادہ ہے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:

⑦ جنت کا آسان راستہ

⑧ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا آسان طریقہ

نئی معلومات:

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا اسلام بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو اس کو جسے تم جانتے ہو اور اس کو بھی جسے تم نہیں جانتے۔" [۳۰]

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں رحم دلی اور شکر گزاری کے جذبات پیدا کرنا اور انھیں سلام کو عام کرنے والا بنانا۔

عملی مشق:

۱. سبق کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
۲. معلم/معلمہ خود کلاس میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے سلام کریں اور بچوں کو عملی طور پر اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ جب آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو، اسی طرح جب کہیں جائیں یا کسی بڑے سے ملیں تو اس کو سلام کریں۔ کلاس میں ایسا ماحول بنائیں کہ اگر کوئی سلام کرنا بھول جائے تو دوسرا اس کو یاد دلا دے۔
۳. معلّم/معلّمہ اپنے ساتھ ٹافیاں لے جائیں اور اب ایک طالب علم کو بلا کر اسے ٹافی دیں اور پوچھیں کہ آپ کو یہ ٹافی لینے کے بعد کیا کہنا چاہیے؟ اور اسے جواب بتائیں کہ آپ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہیں۔ اس طرح کلاس کا ماحول ایسا بنائیں کہ بچے کوئی چیز لے کر جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہنے والے بن جائیں۔

گھر کا کام:

۱. احادیث اپنے والدین کو سنائیں اور چھوٹے بہن بھائیوں کو یاد کروائیں۔
۲. گھر والوں سے کہیں کہ ہمیں بھی غریبوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔

جوابا: ۱ رحمٰن کی عبادت کرنا۔　۲ لوگوں کو کھانا کھلانا۔　۳ سلام کو پھیلانا۔

جواب۳: کوئی تحفہ یا ہدیہ دے تو ہمیں اسے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

جواب۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کی غلطی کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطی کو معاف فرمائیں گے۔"

بابِ سوم (ب): مسنون دعائیں

سبق: ۵ ❶ نیا کپڑا پہننے کی دعا

❷ مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو اسے یہ دعا دیں

مقاصد عام:

1. بچوں کو دعائیں مانگنے کا عادی بنانا۔
2. بچوں کو دوسروں کو دعائیں دینے اور ان کی خوشیوں میں شریک ہونے کا عادی بنانا۔
3. بچوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نیا کپڑا پہننے کی دعا یاد کروانا۔
2. بچوں کو کسی دوسرے کو نیا کپڑے پہنے دیکھ کر اس کی دعا پڑھنے والا بنانا۔
3. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کا صحیح طریقہ بتانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچے نئے کپڑے پہننے اور کسی کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر پڑھنے والی دعا یاد کر کے اسے اہتمام سے پڑھنے والے بنیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں ہمیں سکھائیں انھیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انھیں مسنون دعائیں کہتے ہیں۔

سوال: جو کوئی ہماری مدد کرے اسے کیا کہنا چاہیے؟ جواب: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

سوال: ہمیں نئے کپڑے کون دیتا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔

سوال: ہمیں نئے کپڑے پہن کر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا۔

اعلانِ سبق:

ہم کو ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں اس لیے ہمیں یا ہمارے کسی مسلمان بھائی کو کوئی نعمت حاصل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف کرنی چاہیے، آج ہم اسی بارے میں مسنون دعائیں پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں:

① نیا کپڑا پہننے کی دعا ② مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو اسے یہ دعا دیں

نئی معلومات:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَاۤ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ“

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جنھوں نے مجھے کپڑے پہنائے ان کپڑوں سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں۔“

پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں رہے گا اور اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈالے رکھیں گے۔ (۲۱)

سبق کا بنیادی تصور:

ہر اچھی چیز اور نعمت کے حاصل ہونے پر بچوں کے ذہنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا اور اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شریک ہونے کا جذبہ پیدا کرنا۔

عملی مشق (۱):

چار طریقوں کے مطابق سبق پڑھائیں تاکہ سب کو دعائیں اور ان کا ترجمہ زبانی یاد ہو جائے۔

عملی مشق (۲):

بچوں سے ڈرائنگ کے کاغذ پر خوبصورت انداز میں مع عنوان دعا اور ترجمہ لکھوائیں، اس کے بعد

بچوں سے کہیں یہ پیپر آپ والدین کی اجازت سے اپنے گھر میں کپڑوں کی الماری پر لگادیں۔

گھر کا کام:

1. دونوں دعائیں بچوں کو یاد کرنے کے لیے دیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ گھر جا کر اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کو یہ دعا سنائیں اور ان کو یاد کروائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جو دعائیں بچے یاد کرلیں بعد میں بھی ان سے سنیں۔

حوصلہ افزائی:

مَاشَاءَ اللّٰه، سُبْحَانَ اللّٰه کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ نادر کے والد اس کے لیے نیا کپڑا لائے، نئے کپڑے پہن کر وہ کون سی دعا پڑھے گا؟ دعا ترجمہ سمیت لکھیں۔

جواب: دعا: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ. اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ. وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔''

سوال:۲ احمد کے دوست ناصر نے نیا کپڑا پہنا، بتائیں ناصر کو نئے کپڑے پہنے دیکھ کر احمد کون سی دعا پڑھے گا؟ دعا ترجمہ سمیت لکھیں۔

جواب: دعا: ''تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔''

ترجمہ: ''(تم پہنو اور) پرانا کرو، اور اللہ تعالیٰ تمھیں اور دے۔''

سبق: ٦

③ جہنم سے بچنے کی دعا
④ وضو کے درمیان کی دعا

مقاصد عام:

① بچوں کے دلوں میں برائیوں سے بچنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

② ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

① صبح شام کی دعاؤں کا اہتمام کرنے والا بنانا۔ ② وضو کے دوران دعا مانگنے کی عادت ڈالنا۔

③ بچوں کو دعا زبانی یاد کروانا۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچے آخرت کی تکلیف سے بچنے اور دنیا و آخرت کی راحت حاصل کرنے کے لیے یہ دعائیں اہتمام سے مانگیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: ہمیں نیا کپڑا پہن کر کیا کرنا چاہیے؟ جواب: دعا مانگنی چاہیے۔

سوال: کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو کیا کرنا چاہیے؟ جواب: اسے دعا دینی چاہیے۔

سوال: بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا کیا ہے؟

جواب: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

سوال: تکلیفوں سے بچنے کے لیے کس سے دعا مانگنی چاہیے؟ جواب: اللہ تعالیٰ سے۔

سوال: بھلائیاں حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ جواب: دعا مانگنی چاہیے۔

سوال: جب کوئی گناہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ جواب: توبہ کرنی چاہیے۔

اعلانِ سبق:

ہر کوئی آخرت کی تکلیف سے بچنا چاہتا ہے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے ہمیں عمل کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی مانگتے رہنا چاہیے، آج ہم ایسی دو دعائیں پڑھیں گے:

① جہنم سے بچنے کی دعا ② وضو کے درمیان کی دعا

نئی معلومات:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حقیقی کامیابی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: "پھر جس کسی کو دوزخ سے دور ہٹالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ صحیح معنٰی میں کامیاب ہو گیا۔"(۲۲)

لہٰذا ہمیں اسی حقیقی کامیابی کے لیے محنت کرنی چاہیے۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کے ایمان کی وجہ سے ان کا پروردگار انھیں اس منزل تک پہنچائے گا کہ نعمتوں سے بھرے باغات میں ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔"(۲۳)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات بتانا کہ دعاؤں کے اہتمام سے ہم دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کر سکتے ہیں، اور دونوں جہانوں کی تکلیفوں سے بچ سکتے ہیں۔

عملی مشق:

① صحیح تلفظ اور اعراب کے ساتھ بچوں کو دعائیں ترجمہ سمیت پڑھائیں۔

② اگر سہولت سے ممکن ہو تو بچوں کو وضو خانہ پر لے جا کر وضو کروائیں اور اس کے درمیان میں پڑھی جانے والی دعا عملی طور پر بچوں کو پڑھائیں۔

گھر کا کام:

① بچوں سے مشق کاپیوں میں لکھوائیں۔

② دعا زبانی یاد کرنے کے لیے دیں، اور بچوں سے کہیں کہ گھر میں امی ابو کو جا کر یہ دعا سنائیں۔

خوداحتسابی: Reflection:

معلم/معلمہ خود بھی ان دعاؤں کا اہتمام کریں، جب معلم/معلمہ بچوں کو دعائیں زبانی سنائیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بچے بھی ان دعاؤں کو جلدی یاد کرلیں گے۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔

سوال:۱ ارسلان اور عبید دونوں گہرے دوست ہیں، فجر کی نماز دونوں نے مسجد میں ایک ساتھ ادا کی۔ ارسلان نے سلام پھیرتے ہی عبید سے کچھ کہنا چاہا مگر پھر وہ رک گیا اور کچھ پڑھنے لگا بتائیں ارسلان نے کیا پڑھا اور کیوں؟

جواب: ارسلان نے سات مرتبہ ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ'' پڑھا کیوں کہ جو شخص روزانہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوئے کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔

سوال:۲ گناہوں کی معافی گھر کی کشادگی اور رزق میں برکت حاصل کرنے کے لیے جو دعا پڑھنی چاہیے وہ ترجمہ سمیت لکھیں۔

جواب: دعا: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ''

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرے گناہ معاف فرمادے اور میرے گھر میں کشادگی فرمادے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔“

سبق:۷

⑤ جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھیں
⑥ جب شام ہو تو یہ دعا پڑھیں

مقاصد عام:

① بچوں کو صبح وشام اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا۔ ② بچوں کو دعاؤں کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

③ بچوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

① اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کے بارے میں بچوں کو بتانا۔

② بچوں کو یہ دعائیں زبانی یاد کروانا۔ ③ بچوں کو صبح وشام کی دعائیں پڑھنے کا اہتمام کروانا۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بچے صبح وشام کی دعائیں ترجمے کے ساتھ یاد کرنے والے بنیں گے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کے پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں گے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: جہنم کی آگ سے حفاظت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صبح وشام سات بار یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔

سوال: وضو کے درمیان کی دعا میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگا گیا ہے؟

جواب: اس میں گناہوں کی معافی اور گھر میں کشادگی اور رزق میں برکت مانگی گئی ہے۔

سوال: بیت الخلا سے نکلنے کے بعد کی دعا کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی۔

سوال: صبح وشام ہمیں کس کو یاد کرنا چاہیے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کو۔

سوال: کس کی قدرت سب سے بڑی ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کی۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لیے صبح وشام کیا کرنا چاہیے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بچوں کو بتائیں کہ جب ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں یاد کریں گے اور ہمارے کام آسان کر دیں گے، اس کے لیے ہمیں بہت اہتمام سے دعائیں مانگنی چاہیے، آج ہم صبح و شام پڑھی جانے والی دعا پڑھیں گے، بورڈ پر لکھ دیں:

۱ جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھیں	۲ جب شام ہو تو یہ دعا پڑھیں

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو صبح کے وقت یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ''

تو اس نے دن کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کو پڑھے اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ (۲۴)

سبق کا بنیادی تصور:

یہ بات ذہن میں بٹھانا کہ اللہ تعالیٰ ہی قدرت سے اس ساری دنیا کا نظام چل رہا ہے، اور وہی صبح و شام کا مالک ہے اور اسی کے حکم سے سورج اور چاند نکلتے ہیں۔

عملی مشق:

۱ صحیح تلفظ اور اعراب کے ساتھ دعائیں پڑھائیں، اس طرح کہ معلم/معلمہ پڑھے بچے سنیں، معلم/معلمہ پڑھے بچے ساتھ پڑھیں، ایک بچہ پڑھے سب سنیں، ایک بچہ پڑھے سب اس کے ساتھ پڑھیں۔ اتنی مرتبہ مشق کروائیں کہ دعائیں اور ان کا ترجمہ بچوں کو اچھی طرح یاد ہو جائے۔

۲ معلم/معلمہ بچوں سے کہیں کہ دعا سنائیں اگر کچھ بچے سنا دیں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں اور غلطیوں کی اصلاح کریں۔

۳ معلم/معلمہ بورڈ پر ایک فہرست بنائیں اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت لکھ دیں، اس کے نیچے وہ کام لکھ دیں جو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کرتا ہے مثلاً: سورج کا نکلنا، ستاروں کا چمکنا، سمندر کی موجوں کا بہنا، وغیرہ اب بچوں سے کہیں اس میں اپنی طرف سے اضافہ کریں، جو بچہ ہاتھ کھڑا کرے اس کو بورڈ پر بلا کر لکھوائیں۔

گھر کا کام:

1. دونوں دعائیں بچوں کو گھر سے یاد کر کے آنے کے لیے کہیں، اور مشق کاپی میں لکھنے کے لیے دیں، اور اگلے دن سنیں اور کاپی چیک کریں۔
2. بچوں سے کہیں کہ اگلے سبق کی دعائیں پڑھ کر آئیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں سے پوچھتے رہیں کہ" آج صبح کس کس نے یہ دعائیں پڑھی ہیں؟ جب تک تمام بچے دعائیں پڑھنے کے عادی نہ ہو جائیں محنت جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی انفرادی اور اجتماعی طور پر حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

مشق

سوال:۱ اعراب لگائیں:

جواب: اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اے اللہ! آپ ہی کی قدرت سے ہم نے صبح کی۔

(ب) اے اللہ! آپ ہی کی قدرت سے ہم نے شام کی۔

(ج) اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا۔

(د) اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا۔

سبق:۸ ⑦ والدین کے لیے یہ دعا مانگا کریں

⑧ فرض نماز کے بعد مانگے جانے والی ایک دعا

مقاصد عام:

① بچوں میں والدین سے محبت پیدا کرنا۔
② عبادت اور ذکر کا شوق پیدا کرنا۔
③ بچوں کو فرض نماز کا پابند بنانا۔

مقاصد خاص:

① بچے اپنے والدین کے لیے اہتمام سے یہ دعا مانگیں۔
② نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے یہ دعا مانگنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
③ نماز کے بعد دعا اور خاص طور پر یہ دعا یاد کر کے بچے مانگنے والے بنیں۔

امدادی اشیا:

بچوں سے مختلف رنگ کے مارکر اور چھوٹے چارٹ منگوائیں۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچوں میں والدین کے لیے دعا کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا، اور عبادت اور ذکر کرنے کی توفیق ملے گی۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: اذان کے بعد کیا کرنا چاہیے؟ جواب: اذان کے بعد کی دعا پڑھنی چاہیے۔
سوال: دعا سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟ جواب: درود شریف۔
سوال: یہ دونوں عمل کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے قیامت کے دن سفارش فرمائیں گے۔
سوال: ساری قدرت کا مالک کون ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔

اعلانِ سبق:

1. معلم/معلمہ بچوں کو بتائیں والدین ہمارا کتنا خیال کرتے ہیں اور ہمارے لیے دعائیں مانگتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی ان کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔
2. عبادت اور ذکر میں دل لگانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کریں، اب معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں آج کا سبق:

① والدین کے لیے یہ دعا مانگا کریں ② فرض نماز کے بعد مانگی جانے والی ایک دعا

نئی معلومات:

1. اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی ہے اور ان کے سامنے بے ادبی اور گستاخی کرنے کو سختی سے منع کیا ہے، سورۃ الاسراء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف تک نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو، بل کہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔"(۲۵)
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لیے خوش خبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں گے۔"(۲۶)
3. حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا: "اے معاذ! مجھے تجھ سے محبت ہے، میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ضرور کیا کر:

"اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ"(۲۷)

سبق کا بنیادی تصور:

یہ سبق بچوں میں والدین کی محبت کو بڑھائے گا، ان میں والدین کے لیے دعا کرنے کا شوق پیدا ہوگا، اسی طرح وہ عبادت اور ذکر کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں گے۔

عملی مشق (۱):

1. صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ بچوں کو دونوں دعائیں پڑھائیں۔

۲ بچوں سے کہیں کہ سب اپنے والدین کے لیے یہ دعا تین بار مانگیں۔
۳ اگر معلم/معلمہ کلاس میں کوئی فرض نماز جیسے ظہر وغیرہ پڑھواتے ہیں تو اس دعا کو اہتمام سے مانگنے کی ترغیب دیں۔

عملی مشق (۲):

۱ ایک چھوٹے چارٹ پر بچوں سے مختلف رنگوں کے مارکر کی مدد سے فرض نماز کے بعد والی دعا لکھوائیں، اور بچوں سے کہیں کہ گھر جا کر جہاں گھر والے نماز پڑھتے ہیں اس کے قریب یہ چارٹ لٹکا دیں۔
۲ بچوں سے فہرست بنوائیں ان اچھے کاموں کی جن کی توفیق ملنے کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔

گھر کا کام:

۱ مشق کلاس میں زبانی حل کروائیں اور گھر سے کاپی میں لکھ کر لانے کے لیے دیں۔
۲ بچوں سے کہیں کہ ہر نماز کے بعد یہ دونوں دعائیں مانگنے کا معمول بنائیں اور معلم/معلمہ وقتاً فوقتاً بچوں سے پوچھتے رہیں۔

خود احتسابی: اس نیت سے بچوں کو یہ دعا یاد کروائیں کہ یہ معلم/معلمہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنیں گے۔

حوصلہ افزائی:

معلّم/معلّمہ بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

سوال:۲ ریاض بہت اچھا بچہ ہے، وہ مَاشَآءَ اللّٰہ حافظِ قرآن بھی ہے، وہ ہر نماز کے بعد دو دعائیں ضرور مانگتا ہے۔ آپ وہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ نیچے لکھیں۔

جواب: (الف) دعا: ''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا''

ترجمہ: ''یارب! جس طرح انھوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔''

جواب: (ب) دعا: ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ''

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

باب چہارم (الف): سیرت

سبق: ۱ مدینہ منورہ

مقاصد عام:

1. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے روشناس کرانا۔
2. بچوں کو اسلام کی تاریخ کے بارے میں بتانا۔ 3. بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. غزوۂ بدر کے واقعہ کی تفصیل اور اہمیت بتانا۔
2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منوّرہ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں بچوں کو بتانا۔

فوائد: Learning Outcome:

یہ سبق بچوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعدد پہلو واضح کرے گا، نیز بچے مسلمانوں کی ابتدائی زمانے کی مشکلات سے آگاہ ہوں گے، اور بچوں میں صحیح اسلامی تاریخ جاننے کا شوق پیدا ہوگا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: ہجرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

سوال: مسلمانوں نے پہلی ہجرت کس طرف کی؟ جواب: حبشہ کی طرف۔

سوال: مسلمانوں کی طرف سے بادشاہ سے کس نے بات کی؟ جواب: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے۔

اعلانِ سبق:

جی ہاں، آج کے سبق میں ہم پڑھیں گے کہ ہجرت کے بعد کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دین کی محنت کی اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی:

معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں "مدینہ منورہ"۔

Yahan tak hogya hai

نئی معلومات:

مدینہ منورہ وہ شہر ہے جس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں مانگیں ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو یہاں بہت وبائیں پھیلی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: "اے اللہ ہمارے لیے مدینے کو مکے سے زیادہ محبوب بنادے اور اس کو ہر لحاظ سے صحیح کردے، اس کے صاع و مد (دو پیمانوں کے نام) میں برکت ڈال دے اور اس کی بیماری کو جحفہ منتقل کردے۔" (جُحفہ مدینہ منورہ سے فاصلے پر ایک علاقہ تھا جہاں یہود کے کچھ گھرانے آباد تھے)(۲۸)

سبق کا بنیادی تصور:

اسلام کی ابتدائی تاریخ سے بچوں کو روشناس کروانا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی محنت، کوشش اور قربانیوں سے آگاہ ہو کر دین کے لیے محنت کرنے والے بن جائیں۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ پورے سبق کی ریڈنگ اس طرح کروائیں کہ کوئی بھی بچہ سبق پڑھے بغیر نہ رہے۔ بچے جن الفاظ کو پڑھنے میں غلطی کریں ریڈنگ کے دوران انھیں بورڈ پر لکھ دیں۔ ریڈنگ کے آخر میں ان کا درست تلفظ بچوں کو بتادیں۔ ممکن ہو تو مشکل الفاظ کے معانی بچوں کو بتاتے رہیں۔

چند ممکنہ الفاظ یہ ہو سکتے ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُشکِلَات	مشکل کی جمع	خَاک	مٹی
یَادْگَار	یاد رہ جانے والا نہ بھولنے والا	عَظِیم	بڑا

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور اس کے ذریعے پورا سبق سمجھائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھ کر اگر بچے اسلامی تاریخ کے اہم واقعات بتانے کے قابل ہو گئے تو یہ بات قابلِ اطمینان ہے۔

حوصلہ افزائی:

بچے مشق کے سوالوں کا صحیح جواب دیں تو مَاشَاءَ اللّٰہ کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھائیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: مدینہ پہنچ کر مسلمانوں کو یہ فائدہ ضرور ہوا کہ وہ اطمینان سے رہنے لگے، آزادی سے اپنے رب کی عبادت کرنے لگے، لیکن مشکلات ختم نہیں ہوئیں بل کہ پہلے صرف مکہ کے کافر دشمن تھے اب مدینہ کے یہودی بھی دشمن بن گئے اور ایک تیسری جماعت بھی پیدا ہو گئی۔ یہ منافقین کی جماعت تھی۔

(ب) جواب: منافق وہ لوگ تھے جو بظاہر تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے لیکن اندرونی طور پر وہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت مخالف اور بڑے دشمن تھے۔ عبداللہ بن ابی ان منافقوں کا سردار تھا، یہ منافقین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار دھوکہ دینے کی کوشش کرتے تھے، ان کا کام اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا تھا۔

(ج) جواب: جنگ کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفارِ مکہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔

(د) جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنا کھانا قیدیوں کو کھلا دیتے تھے اور خود کھجوریں کھا کر گزارہ کر لیا کرتے تھے۔

(ہ) جواب: غزوۂ بدر اسلامی تاریخ کا عظیم اور یادگار واقعہ ہے، اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کھلی مدد فرمائی۔ کفارِ مکہ کی امیدیں ٹوٹ گئیں اور ان کی مسلمانوں کو ختم کر دینے کی خواہش بھی خاک میں مل گئی، کفارِ مکہ اور سارے عرب کو پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

(و) جواب: بدر کے قیدیوں کے ساتھ اچھے سلوک سے کافروں پر بھی اچھا اثر ہوا اور بہت سے قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: بدر ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۵۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ب) جواب: غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

(ج) جواب: کفار کی مسلمانوں کو ختم کر دینے کی خواہش خاک میں مل گئی۔

(د) جواب: اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

سوال: ۳ ذیل میں چند جملے لکھے ہوئے ہیں آپ بتائیے کہ یہ کن کے بارے میں ہیں:

جملے	لوگ
مدینہ کے مال دار، سود پر قرض دینے والے۔	یہودی
مدینہ منورہ میں کھیتی باڑی کرنے والے مسلمان۔	انصار
مکہ سے دین کی خاطر مدینہ آنے والے۔	مہاجرین
ظاہر میں مسلمان، دل میں کفر رکھنے والے۔	منافقین
مکہ سے مدینہ آ کر مسلمانوں سے لڑنے والے۔	کفارِ مکہ
اپنا کھانا قیدیوں کو کھلا دینے والے۔	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سوال: ۴ صحیح جواب کے گرد دائرہ بنائیں۔

جواب:

(الف) ❶ یہودی ❷ منافق ❸ (مہاجرین)

(ب) ❶ (یہود) ❷ انصار ❸ مہاجرین

(ج) ❶ یہودی ❷ مشرکین مکہ ❸ (منافق)

(د) ❶ ابوجہل ❷ (عبداللہ بن ابی) ❸ عتبہ

(ہ) ❶ یہود سے ❷ منافقین سے ❸ (مشرکین مکہ سے)

(و) ❶ مہاجرین کے پاس ❷ (مشرکین مکہ کے پاس) ❸ انصار کے پاس

(ز) ❶ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) ❷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ❸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

سبق: ۲ غزوۂ احد

مقاصد عام:

❶ بچوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت بٹھانا۔ ❷ بچوں کو مشکل حالات سے مقابلہ کرنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

❶ غزوۂ احد سے متعلق بچوں کو صحیح تاریخ بتانا۔

❷ اسلام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیوں سے آگاہ کرنا۔

❸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی اہمیت بتانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: طائف کس کا نام ہے؟ جواب: ایک شہر کا نام ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کیوں گئے تھے؟ جواب: دعوت دینے گئے تھے۔

سوال: غزوۂ بدر کا کوئی ایک فائدہ بتائیں۔

جواب: کفار کو پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے غزوۂ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں سے واقف ہو جائیں گے۔

اعلانِ سبق:

غزوۂ بدر میں مسلمانوں سے شکست کے بعد مکہ والوں نے بدلہ لینے کے لیے بڑی تیاری کے ساتھ مدینہ پر حملہ کر دیا، ابتدا میں مسلمانوں کو فتح ہوئی لیکن کچھ دیر بعد ایک غلطی کی وجہ سے شکست ہونے لگی اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید بھی ہو گئے، آج ہمارا سبق ہے، "غزوۂ احد"۔

نئی معلومات:

احد پہاڑ مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے، اس کی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے اس کی مختلف چوٹیاں ہیں، اس کی فضیلت یہ ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" (۲۹)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو سمجھائیں کہ ظاہری طور پر دنیاوی زندگی میں کسی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہو جاتی ہے، لیکن یہ وقتی ہوتا ہے، آخر کار اچھا انجام نیک لوگوں کا ہوتا ہے اور کافروں کے لیے برا انجام مقدر ہے، ہمارا کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا ہے، اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ جب بچے ریڈنگ کر رہے ہوں تو معلم/معلمہ غور سے سنیں، جن الفاظ کی ادائیگی میں بچے غلطی کریں ان الفاظ کو بورڈ پر لکھ دیں۔ ریڈنگ کے بعد ان کا صحیح تلفظ بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں۔
2. معلم/معلمہ مشق میں دیے گئے سوالات بچوں سے بورڈ پر حل کروائیں، اس طرح کہ سوال لکھیں اور بچوں کو بورڈ پر بلا کر اس کا جواب لکھوائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو مختلف مشقیں خود بنا کر دیں، اس کے لیے پچھلی کتابوں اور اسباق سے مدد لیں۔ ایک طریقہ یہاں دیا جا رہا ہے، سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر بچوں کو سبق سمجھا دیں:

(الف) کفار مکہ نے جنگِ بدر کے فوراً بعد ہی لڑائی کی تیاری شروع کر دی۔

(ب) احد کے قریب مسلمانوں اور کفارِ مکہ کی فوجیں آمنے سامنے صف آرا ہو گئیں۔

(ج) احد کی لڑائی بہت سخت تھی۔

(د) شروع میں مسلمانوں کو فتح ہونے لگی اور کفار میدان جنگ سے بھاگنے لگے۔

(ھ) خالی جگہ دیکھ کر کفار نے وہاں سے حملہ کر دیا اور مسلمان اس اچانک حملے سے گھبرا گئے۔

(و) اس غزوے سے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کا سبق ملا۔

گھر کا کام:

1. آخر میں دی گئی مشق کاپی میں لکھ کر لانے کے لیے دیں۔
2. غزوۂ احد میں جو مسلمان شہید ہوئے ان میں سے کسی ۵ حضرات کے نام معلوم کر کے آئیں۔

خود احتسابی: Reflection:

حوصلہ افزائی:

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: عرب کا دستور تھا کہ جب تک شکست کھانے والا فریق اپنی شکست کا انتقام نہ لے لیتا تھا، چین سے نہیں بیٹھتا تھا۔ جنگِ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار اور نام ور بہادر مارے گئے تھے، قریش کو اس کا رنج اور غصہ تھا اور سارا مکہ گویا انتقام کے جوش سے بھڑک رہا تھا۔

(ب) جواب: پہاڑی پر مقرر اکثر لوگوں نے یہ سمجھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ نہ چھوڑنے کا ارشاد جنگ کے ختم ہونے تک تھا اور اب تو مسلمانوں کو فتح ہو چکی۔

(ج) جواب: کفار کے حملے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود (لوہے کی ٹوپی) کی کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں گڑ گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے، اسی حملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت مبارک بھی شہید ہو گئے۔

(د) جواب: اس غزوے سے مسلمانوں کو سبق ملا کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسی کو ماننے میں ہماری کامیابی ہے۔

(ھ) جواب: اُحد پہاڑ کے قریب مسلمانوں اور کفارِ مکہ کی فوجیں آمنے سامنے صف آرا ہو گئیں۔

سوال:۲ ذیل میں دیے گئے الفاظ میں حروف کی ترتیب کو بدل دیا گیا ہے آپ انھیں ترتیب سے جوڑ کر صحیح لفظ بنائیں۔

۱ انتقام ۲ پہاڑی ۳ مسلمان ۴ شہید ۵ نقصان ۶ اچانک

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: سارا مکہ گویا انتقام کے جوش سے بھڑک رہا تھا۔

(ب) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: "جب تک میں نہ کہوں اس جگہ سے نہ ہٹنا۔"

(ج) جواب: شروع میں مسلمانوں کو فتح ہونے لگی اور کفار میدان جنگ سے بھاگنے لگے۔

(د) جواب: کفار کے صرف بائیس آدمی مارے گئے۔

سوال:۴ نیچے دی گئی ہر سطر میں تین الفاظ دیے جا رہے ہیں، ہر سطر میں دو الفاظ ہم معنیٰ ہیں اور ایک لفظ کا معنیٰ الگ ہے۔ جو لفظ الگ معنیٰ والا ہے آپ اس کے گرد دائرہ بنائیں۔

(الف) جنگ ۔ لڑائی ۔ (معاہدہ)

(ب) انتقام ۔ (ملاپ) ۔ بدلہ

(ج) شہید ۔ (زخمی) ۔ مقتول

(د) کافر ۔ مشرک ۔ (منافق)

(ھ) چہرہ ۔ منہ ۔ (بازو)

سوال:۵ دیے گئے الفاظ میں سے درست لفظ منتخب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) سردار (ب) لڑائی (ج) پہاڑی (د) فتح (ھ) نقصان (و) شہید

سبق: ۳ غزوۂ خندق

مقاصد عام:

1. دین کی خاطر محنت اور صلاحیتیں لگانے کا ذہن بنانا۔
2. تکلیف اور پریشانی کے وقت صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا ذہن بنانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو غزوۂ خندق سے متعلق مکمل معلومات فراہم کرنا۔
2. مسلمانوں کی آزمائش اور ان کی ثابت قدمی کے حوالے سے بچوں کو بتانا۔
3. بچوں کو مشورہ کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | ترجمہ والا قرآن مجید | غزوۂ خندق کے مقام کی بڑے سائز کی تصویر

فوائد: Learning Outcome:

بچے ان شاء اللہ تعالیٰ غزوۂ خندق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مشکلات اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے واقعات جانیں گے، اور اہم کاموں میں مشورہ کی اہمیت سے آگاہ ہوں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو سمجھانا کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی مدد کا انتظام فرماتے ہیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: غزوۂ احد کب ہوا؟ جواب: شوال ۳ ھ میں۔

سوال: احد پہاڑ مدینہ سے کس طرف واقع ہے؟ جواب: شمال کی طرف۔

سوال: جنگ احد میں کتنے صحابہ شہید ہوئے؟ جواب: ستر صحابہ کرام۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "غزوۂ خندق"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

غزوۂ خندق کے موقع پر جب کفارِ مکہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اب ہم ان پر حملہ آور ہوں گے اور یہ کافر ہم پر حملہ آور نہ ہو سکیں گے، ہم ہی ان پر حملہ کرنے کے لیے چلیں گے۔" (۳۰)

یعنی کفر میں اب اتنی طاقت نہیں کہ وہ اسلام کے مقابلے میں کوئی اقدام کر سکے، بل کہ اب مسلمان آگے بڑھ کر حملہ کریں گے، اور یہی ہوا اس کے بعد کافروں کی حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی بل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ کر کے مکہ مکرمہ کو فتح کیا۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

1. ترجمے والے قرآن کریم سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۸ سے ۲۷ تک بچوں کو سنائیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق کا بیان کیا ہے، اور بچوں کو مناسب انداز میں ان آیات کا ترجمہ سنا دیں۔
2. کتاب میں دیے گئے نقشے کی مدد سے بچوں کو بتائیں کہ کس طرح کافروں نے مسلمانوں پر حملہ کیا وہ کس طرف سے آئے اور مسلمان کہاں موجود تھے، اس سے بچوں میں دلچسپی بڑھے گی۔
3. سبق کے آخر میں دی گئی مشق اچھی طرح کلاس میں دہرائیں۔

عملی مشق (۳):

1. سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر اس کے ذریعے سبق بچوں کو سمجھائیں:

(الف) اس جنگ میں مختلف قبیلوں کے لوگ مل کر مسلمانوں سے جنگ کے لیے نکلے۔
(ب) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔
(ج) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خندق کھودنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ برابر شریک رہے۔
(د) خندق اتنی چوڑی تھی کہ دشمن اسے پار نہ کر سکے۔
(ھ) پندرہ دن گزر گئے مسلمان فاقہ برداشت کرتے رہے۔
(و) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر سخت ہوا چلا دی۔
(ز) کفار بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

۲ مختلف ورک شیٹ خود بنا کر بچوں کو دیں، اس کے لیے پچھلے اسباق سے نمونہ دیکھیں۔

گھر کا کام:
سبق کے آخر میں دی گئی مشق گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی:
اس سبق کو پڑھ کر اگر بچے غزوۂ خندق سے متعلق اہم معلومات بتانے کے قابل ہو جائیں تو یہ بات قابلِ اطمینان ہے۔

حوصلہ افزائی:
معلم/معلمہ خود لکھیں کہ کس طرح بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی: ____________________

____

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اس جنگ میں مختلف قبیلوں کے لوگ مل کر مسلمانوں سے جنگ کے لیے نکلے تھے، اس لیے اسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں، جس کا ذکر قرآن مجید کی "سورۃ احزاب" میں ہے۔

(ب) جواب: غزوۂ خندق میں کفار کی تعداد دس ہزار تھی۔

(ج) جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار کی روانگی کا علم ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے پر فیصلہ فرمایا۔

(د) جواب: اس جنگ میں سخت سردی کا موسم تھا، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں سردی سے بچاؤ کا سازوسامان بھی نہ تھا۔ مسلمانوں کا کئی کئی دن کا فاقہ تھا، پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس تکلیف اور سختی کا ذکر کرکے دعا کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔

(ہ) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر ایک سخت ہوا چلادی جس سے ان کے تمام خیمے اکھڑ گئے، رسیاں ٹوٹ گئیں، ہانڈیاں الٹ گئیں، گردوغبار اڑ کر آنکھوں میں بھرنے لگا، جس سے کفار بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: یہودیوں کے قبیلہ بنونظیر نے بدعہدی کی تھی۔

(ب) جواب: خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا۔

(ج) جواب: خندق کھودنے میں کل چھ دن لگے۔

سوال: ۳ ذیل میں دیے گئے نقشے میں مسلمانوں کی تکالیف لکھیں:

سوال: ۴ ذیل میں دی گئی سطروں میں جن الفاظ کے معنیٰ الگ ہیں ان کے گرد دائرہ بنائیں۔

(الف)	خندق	گڑھا	ڈھیر
(ب)	جنگ	غزوہ	صلح
(ج)	فیصلہ	رائے	مشورہ
(د)	غربت	سردی	ٹھنڈک
(ہ)	فتح	شکست	کامیابی
(و)	غبار	پانی	گرد
(ز)	بھوک	فاقہ	سختی

سوال: ۵ دیے گئے نقشے میں مناسب الفاظ لکھیں:
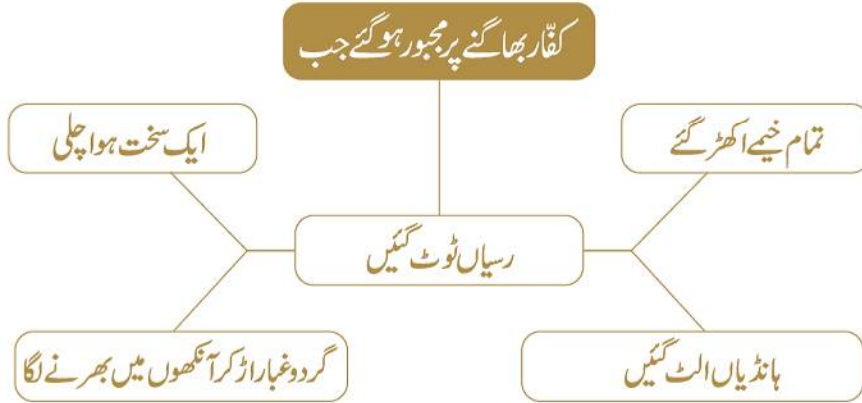
سبق: ۴ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مقاصد عام:

❶ بچوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پیدا کرنا۔ ❷ حضراتِ صحابہ کی پیروی کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی بتانا۔ ❷ بچوں کو سچائی کا عادی بنانا۔

❸ بچوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: **Learning Outcome:**

اس سبق کو پڑھ کر بچے ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی صفات اپنانے والے بنیں گے، ہمیشہ سچ بولیں گے، اوران میں غریبوں اور ناداروں کی مدد کا جذبہ پیدا ہوگا۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی سنا کر ان میں اسلام کی حفاظت، بلند ہمتی ہمدردی اور دیگر عمدہ صفات پیدا کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

سوال: جب مدینہ منورہ کے بچوں کو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں تو انھوں نے کیا کیا؟

جواب: بچے خوشی میں گلی گلی پھرتے تھے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کہاں رہے؟

جواب: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ کے مکان میں۔

سوال: غزوۂ خندق میں کتنے صحابہ شہید ہوئے؟ جواب: چھ صحابہ شہید ہوئے۔

سوال: مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کون تھے؟ جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا میں نے بدلہ نہ دے دیا ہو، سوائے ابوبکر کے ان کو بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔[۳۱]

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ پورے سبق کی ریڈنگ بچوں سے کروائیں، مشکل الفاظ کی فہرست بورڈ پر لکھ دیں اور بچوں سے بار بار پڑھوائیں۔
2. بچوں سے اچھی صفات کی فہرست بنوائیں، جو صفات ہمیں اپنانی چاہییں ان کی ایک فہرست بنائیں۔
3. بچوں سے کلاس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی پر ایک مختصر نوٹ لکھوائیں۔

عملی مشق (۲):

مندرجہ ذیل ورک شیٹ بچوں کو حل کرنے کے لیے دیں:

خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اسلام سے پہلے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی مکہ میں بہت عزت تھی۔

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لاتے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے لگے۔

(ج) مکہ مکرمہ سے مدینہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(د) آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے جان و مال ساتھ اسلام کی خدمت کی۔

(ھ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمے داری سپرد کی گئی۔

(و) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کل دوسال تقریباً تین مہینے خلیفہ رہے۔

گھر کا کام:

1. بچوں سے کہیں کہ جس طرح مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے، آپ معلوم کر کے آئیں بچوں، عورتوں اور غلاموں میں سب سے پہلے کون اسلام لایا۔
2. سبق کے آخر میں دی گئی مشق گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

حوصلہ افزائی:

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی ساتھی اور دوست تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا نام "عبداللہ" اور کنیت "ابوبکر" اور لقب "صدیق" تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلق "قریش" کے خاندان "بنو تیم" سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام "عثمان" اور کنیت "ابوقحافہ" تھی۔

(ب) جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کو بہت قریب سے دیکھا تھا، اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔

(ج) جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر جب جہاد کے لیے چندہ کیا جا رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر پیش کر دیا۔ ان کی اس قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے حضرت جبرئیل کے ذریعے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام کہلوایا۔

(د) جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے شروع ہو گئے۔ مسیلمہ کذاب نے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، منافق جو مسلمان تو نہ تھے مگر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے اسلام کے ساتھ اور بھی زیادہ سازشیں کرنے لگے۔ عیسائیوں کا بادشاہ ہرقل بھی مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ ایسے سخت حالات میں آپ رضی اللہ عنہ نے بڑی بہادری اور سمجھ داری سے کام لیا اور ہر طرف فوجیں روانہ کیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو ہر طرف فتح ہوئی اور دشمن شکست کھا گئے، اس طرح مسلمان ہر قسم کے خطرے سے محفوظ ہو گئے۔

سوال:۲ نیچے دیے گئے خانوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مختصر جملے لکھیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(الف) آپ بچپن ہی سے نیک طبیعت انسان تھے۔

(ب) مکہ والے اپنے جھگڑے کا فیصلہ آپ رضی اللہ عنہ سے کرواتے تھے۔

(ج) مکہ والے اہم کاموں میں آپ سے مشورہ لیتے تھے۔

(د) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

(ھ) آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کا مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا۔

(ب) جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کا۔

(ج) جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(د) جواب: اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔

(ھ) جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر۔

(و) جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد کی گئی۔

باب چہارم (ب): اخلاق وآداب

سبق: ۵ چند اچھی صفات

مقاصد عام:

1. بچوں کو اسلامی آداب سے روشناس کروانا۔
2. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. سادگی کے فوائد بتا کر ہر چیز میں سادگی اختیار کرنے والا بنانا۔
2. مال ودولت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہذا اس کو اعتدال سے خرچ کرنے والا بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے سادگی اور قناعت کی حقیقت کو سمجھیں گے اور کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اور دیگر امور میں ان صفات کو اپنانے والے بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بے جا تکلفات سے بچ کر اپنی زندگی سادگی اور قناعت کے ساتھ گزارنے پر تیار کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: تلاوت شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ" اور "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنی چاہیے۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلے خلیفہ کون تھے؟

جواب: سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

اعلان سبق:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر چیز میں سادگی اور قناعت کا حکم دیا ہے، آج ہم انھی کے متعلق پڑھیں گے،

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں، "چند اچھی صفات"۔

نئی معلومات:

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن مجلس میں) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دنیا (کی آسائش) کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غور سے سنو غور سے سنو، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (۳۲)

یعنی لباس اور کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنا اسلام میں پسندیدہ اور محبوب عمل ہے، جب کہ ریا، دکھلاوا اور تکبر کرنا انتہائی برا اور ناپسندیدہ عمل ہے۔

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر بچوں کو سمجھائیں:

(الف) اپنی ضروریات میں میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنا اور فضول خرچی اور دکھاوے سے بچنا سادگی کہلاتا ہے۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی سادہ زندگی گزاری اور اپنی امت کے لیے بھی اسی کو پسند کیا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ میں بھی سادگی کو اپنایا۔

(د) قناعت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی نعمت انسان کو عطا فرمائے انسان اس پر راضی اور مطمئن رہے۔

(ہ) قناعت ایک بہت بڑی دولت ہے جو انسان کے دل کو مطمئن کر دیتی ہے۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو بتائیں کہ سادگی کا مطلب گندا رہنا نہیں بل کہ لباس صاف ستھرا ہو لیکن سادہ ہو، اگلے دن سب بچوں کے یونیفارم کا معائنہ کریں، جس بچے کے کپڑے زیادہ صاف ہوں ناخن، بال وغیرہ کٹے ہوئے ہوں اسے چھوٹا سا انعام دے دیں۔

گھر کا کام:

1. سبق میں دی گئی مشق گھر سے مکمل کر کے لانے کے لیے دیں۔

۲ سبق کے آخر میں دی گئی دعا گھر میں دو لوگوں کو یاد کروائیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ خود یاد کر کے ان کو بار بار سنائیں اس طرح ان کو بھی یاد ہو جائے گی۔

۳ اپنی طرف سے سادگی اور قناعت کے دو فائدے کاپی میں لکھ کر لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھ کر اگر بچے سادگی اور قناعت کے صحیح معنی کو سمجھ جائیں، اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے کو بتا بھی سکیں تو یہ بات قابل اطمینان ہے۔

حوصلہ افزائی:

جو بچہ مشق کے سوالات بالکل صحیح حل کر کے لائے اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اپنی ضروریات مثلاً کھانے پینے، لباس اور مکان وغیرہ کے معاملے میں میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنا اور فضول خرچی اور دکھاوے سے بچنا سادگی کہلاتا ہے۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی سادہ زندگی گزاری اور اپنی امت کے لیے بھی اسی کو پسند فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کھانے کو ملتا تناول فرما لیتے، سادہ لباس پہنتے حتیٰ کہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن لیتے۔

(ج) جواب: قناعت پسند انسان ایسے مالداروں سے بہت بہتر ہے جو ہر وقت اپنا مال بڑھانے کی فکر میں پریشان رہتے ہیں، انھیں جو بھی مل جائے اسے کم سمجھتے ہیں۔

(د) جواب: قناعت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی نعمت انسان کو عطا فرمائے انسان اس پر راضی اور مطمئن رہے۔ اس کے بہت سے فائدے ہیں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو دل کی بے چینی اور بے قراری سے نجات مل جاتی ہے۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سولات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: ہمیں کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے میں اچھی چیزوں کے استعمال کی اجازت ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس میں حد سے گزر نا نہ ہو۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی سادہ زندگی گزاری اور اپنی امت کے لیے بھی اسی کو پسند فرمایا۔

(ج) جواب: جو کچھ دوسروں کے پاس ہے ہمیں اسے للچائی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھنا چاہیے۔

(د) جواب: ❶ اے اللہ ہم کو اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا۔ ❷ اے اللہ ہمارے او پر اپنی نعمت پوری فرما دے۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل میں سے جن الفاظ کے معانی اچھے ہیں ان کے گرد دائرہ بنائیں اور غلط معنیٰ والے الفاظ پر ✖ کا نشان لگائیں:

فضول خرچی ✖	دکھاوا ✖	(سادگی)
(قناعت)	بے چینی ✖	غم ✖
حرص ✖	ناشکری ✖	(شکر)
للچانا ✖	(صبر)	حسد ✖

سوال: ۴ ذیل میں دیے گئے جملوں کے آگے اچھی عادت یا بری عادت لکھیں:

جملے	عادات
کھانے کو برا کہنا	بری
صاف ستھرے کپڑے پہننا	اچھی
سادہ لباس پہننا	اچھی
دوسروں کی چیزوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا	بری
اپنے کپڑے خود دھونا	اچھی
صدقہ کرنا	اچھی
دوسروں کو کھانا کھلانا	اچھی

سوال: ۵ دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) دین (ب) سادگی (ج) مشکلات (د) قناعت

سبق:٦ مخلوق کے کام آنا

مقاصد عام:

۱ بچوں میں رحم دلی کے جذبات پیدا کرنا۔
۲ بچوں میں خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو مخلوقِ خدا کا خیر خواہ بنانا۔
۲ بچوں کو معاشرے کا کارآمد فرد بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | کچھ سوکھی ٹہنیاں | پتھر اور کیلے یا کسی پھل کا چھلکا
تھیلیاں | ایک لمبی چھڑی

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے معاشرے کے ایک کارآمد فرد بنیں گے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کام اپنی اخلاقی اور دینی ذمے داری سمجھتے ہوئے کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ سمجھانا کہ دوسروں کے کام آنا اور کمزوروں کی مدد کرنا یہ بلند اخلاق کی علامت ہے، جس کے اپنانے کا حکم ہمیں ہمارا دین دیتا ہے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: مسجد میں کیسے بیٹھنا چاہیے؟ جواب: ادب سے بیٹھنا چاہیے۔

سوال: مسجد میں کیا باتیں نہیں کرنی چاہییں؟

جواب: مسجد میں شور مچانا، دنیاوی باتیں کرنا، کھیل کود اور بھاگ دوڑ نہیں کرنا چاہیے۔

اعلانِ سبق:

اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے، آج ہمارا سبق یہی ہے، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "مخلوق کے کام آنا"۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی پریشانی دور فرمائیں گے، اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے۔ جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔" (۳۳)

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. بچوں کو عملی طور پر سبق کی مشق کروانے کے لیے کچھ سوکھی ٹہنیاں یا پھل کے چھلکے راستے میں رکھوائیں، پھر ایک بچے کو کہیں کہ اب آپ لاٹھی کے ساتھ گزریں، اور دوسرا بچہ فوراً آگے بڑھ کر تکلیف دینے والی چیز ہٹا دیں۔
3. بچوں کو اگر ممکن ہو تو اسکول سے باہر یا پھر اسکول کے میدان میں لے کر جائیں اور بچوں سے کہیں آپ کو جو چیز راستے میں ایسی نظر آئے جو تکلیف دہ ہو آپ اس کو اٹھا کر اپنی تھیلی میں ڈال دیں، اور پھر ڈسٹ بن میں ڈال کر آئیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں سے پوچھیں کہ سبق میں موجود عنوانات میں سبق سے متعلق ایک اور عنوان کا اضافہ کریں۔ اس سے بچوں میں تخلیقی صلاحیت پیدا ہوگی۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور اس کی مدد سے بچوں کو سبق سمجھائیں۔

گھر کا کام:

1. سبق میں موجود احادیث ایک چارٹ پر خوش خط لکھ کر لائیں۔
2. سبق کے آخر میں دی گئی مشق گھر سے حل کر کے لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھ کر بچے رحم دلی اور مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کرنے والے بن جائیں تو مقصد حاصل ہو گیا ورنہ مزید محنت جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

جو بچے عملی مشق میں دلچسپی سے حصہ لیں اور گھر کا کام وقت پر کر کے لائیں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ اچھے اور برے کاموں کو ملا کر لکھ دیا گیا ہے، آپ انھیں الگ الگ کالموں میں لکھیں:

اچھے کام	برے کام
کسی کو پڑھنا لکھنا سکھانا	راستے میں پھلوں کے چھلکے پھینکنا
یتیم کی کفالت کرنا	بلی کو پتھر مارنا
مسکینوں کی مدد کرنا	کتے کے گلے میں رسی باندھ کر کھینچنا
جانوروں اور پرندوں کے لیے پانی رکھنا	جانوروں کو بھوکا رکھنا
کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا	نیکی سے روکنا
بیماروں کی عیادت کرنا	

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: بھوکوں کو کھانا کھلانا، راہ چلتے ہوؤں کو راستہ بتانا، راستے میں کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہو مثلاً: کانٹے یا پتھر وغیرہ تو اسے ہٹا دینا، کیلے یا کسی دوسرے پھل کا چھلکا جس سے کسی کے پھسل جانے کا خوف ہو اسے ہٹا دینا، بیماروں کی عیادت کرنا یہ سب اچھے کام ہیں اور ان کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(ب) جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے مسکرانا صدقہ ہے، تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹا، ہڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

(ج) جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔"

(د) جواب: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں کوشش اور محنت کرنے والے کو ایسا ثواب ملتا ہے گویا کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔

سوال: ۳ سبق میں دیے گئے یا اس کے علاوہ نیک کاموں میں سے جو آپ نے کیے ہیں یا آیندہ کرنے کا ارادہ ہے لکھیں:

(الف) میں بیماروں کی عیادت کرتا ہوں۔
(ب) میں ماسی کی بیٹی کو لکھنا پڑھنا سکھاؤں گی۔
(ج) میں روزانہ پرندوں کو دانا ڈالوں گا۔
(د) میں نابینا کو دیکھ کر اس کی مدد کی کوشش کروں گا۔
(ھ) میں گھر میں امی کا خوشی خوشی ہاتھ بٹاؤں گی۔
(و) میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹاؤں گا۔
(ز) میں نے اپنی جیب خرچ سے فقیر کو دس روپے دیے تھے۔
(ح) میں اپنے ابو کے پاؤں دباتا ہوں۔
(ط) میں پڑھنے میں اپنے دوست کی مدد کروں گا۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اسلام نے دوسرے لوگوں کی مدد کرنے اور ان کی تکالیف کو دور کرنے کو بھی عبادت قرار دیا ہے۔

(ب) جواب: غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک پسندیدہ عمل ہے۔

(ج) جواب: جانوروں پر ظلم اور بے رحمی کا معاملہ کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔

سوال: ۵ ذیل میں دیے گئے خانے کے گرد خالی خانوں میں نیک کام لکھیں:
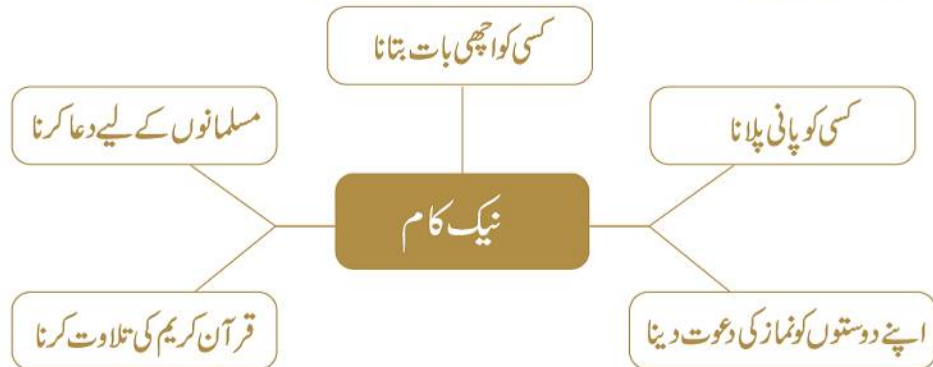
سبق: ۷ مجلس کے آداب

مقاصد عام:

① بچوں کو معاشرے میں رہنے کا طریقہ سکھانا۔ ② بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا۔

مقاصد خاص:

① بچوں کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا۔ ② مجلس کے آداب بچوں کو یاد کروانا۔

③ بچوں کو مجلس کے آداب پر عمل کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | ایک بڑی صاف ستھری چادر | چند تکیے

فوائد: **Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچے مجلس کے آداب سیکھیں گے، اور اچھی مجلسوں میں شریک ہونے والے بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

اچھی اور نیک مجالس میں شریک ہونا، اور مجلس کے آداب کا خیال رکھنا، یہ عمل ہماری دنیا اور آخرت دونوں میں کام آنے والا ہے، یہ بات بچوں کو ذہن نشین کروانا۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

سوال: گھر میں داخل ہوتے وقت پہلے کونسا پاؤں رکھنا چاہیے؟ جواب: دایاں پاؤں۔

سوال: چھوٹے بہن بھائیوں سے کیسے پیش آنا چاہیے؟ جواب: محبت سے۔

سوال: ہمیں کیسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیے؟ جواب: نیک لوگوں کے ساتھ۔

سوال: بچوں کو بڑوں کے سامنے کیسے بیٹھنا چاہیے؟ جواب: ادب کے ساتھ۔

اعلان سبق:

آج ہم اسلام کے سکھائے ہوئے آداب میں سے چند اہم آداب سیکھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں: "مجلس کے آداب"۔

نئی معلومات:

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے تنہا رہنا بہتر ہے، اور نیک ساتھی کے ساتھ بیٹھنا بہتر ہے تنہا رہنے سے۔ اس حدیث سے ہمیں پتہ چلا کہ ہمیں ایسی مجلس کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں اچھے اور نیک ساتھی ہوں۔ (۳۴)

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. بچوں کو عملی طور پر مجلس میں بیٹھنے کا اسلامی طریقہ سکھانے کے لیے معلم/معلمہ کلاس میں چادر بچھا کر اور تکیے لگا کر مجلس کا ماحول بنائے، بچوں کو وہاں بٹھا دیں اب جتنے آداب سبق میں پڑھیں ہیں ان کی عملی مشق کروالیں، مثلاً: بڑوں کے سامنے کیسے بیٹھنا ہے، مجلس میں کس طرح شریک ہونا ہے، مجلس ختم ہوتے وقت دعا کا اہتمام کروانا، وغیرہ۔
3. بچوں کو اس بات کا پابند بنائیں کہ کلاس میں داخل ہوتے وقت سلام کریں، اور اسی طرح جب واپس جائیں تو بھی سلام کریں۔ کلاس میں اس کی بھی عملی مشق کروائیں، ایک بچے کو کلاس سے باہر بھیجیں، وہ کلاس سے باہر جاتے ہوئے سلام کرے، دوسرے بچے جواب دیں۔ پھر وہ بچہ کلاس میں آئے سب کو سلام کرے سب بچے جواب دیں۔

عملی مشق (۲):

1. سبق میں موجود دعائیں اور احادیث بچوں کو زبانی یاد کروائیں۔
2. بچوں سے سبق کی ریڈنگ کروائیں، مشکل الفاظ پڑھنے میں مدد دیں۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر اس کے ذریعے سبق بچوں کو سمجھائیں۔ سبق پڑھاتے ہوئے سبق سے متعلق بچوں سے سوالات بھی کریں۔

عملی مشق (۴):

بچوں سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں:

(الف) سبق میں سے پانچ ایسے الفاظ تلاش کریں جن کے آخر میں "ت" آتا ہو۔

جواب: فطرت۔ آخرت۔ غیبت۔ اجازت۔ قیامت۔

(ب) مجلس کا لفظ پورے سبق میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟ جواب: ۲۱ مرتبہ۔

(ج) مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد یا جمع سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

الفاظ	واحد	الفاظ	جمع
انسانوں	انسان	بزرگ	بزرگوں
نیکیاں	نیکی	عزیز	عزیزوں
برائیاں	برائی	دوست	دوستوں

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا کر گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔
2. سبق میں موجود مجلس کے آداب بچوں سے رنگین چارٹ پر لکھوائیں، اور اگر ممکن ہو تو سب سے اچھے چارٹ کو کلاس میں نمایاں جگہ پر لگا دیں۔ باقی بچوں سے کہیں کہ چارٹ اپنے گھروں میں ایسی جگہ پر لگا دیں جہاں سب گھر والے بیٹھتے ہوں۔
3. مجلس ختم ہونے پر پڑھی جانے والی دعا گھر میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور محلے کے دوستوں کو یاد کروائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھ کر اگر بچے مجلس کے آداب کی رعایت رکھنے والے بن جائیں تو مقصد حاصل ہو گیا۔

حوصلہ افزائی:

جس بچے کی کارکردگی سب سے اچھی ہو اس کی مَاشَاءَاللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ کر حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اسلام نے ہمیں اچھی مجلس میں شرکت کرنے کا حکم دیا ہے اور بری مجلس میں شریک ہونے سے روکا ہے۔

(ب) جواب: اچھی مجلس میں شرکت سے انسان نیکی، سچائی اور بھلائی کی باتیں سیکھتا ہے اور یہ مجلس آخرت میں انعام و اکرام حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

(ج) جواب: ایسی مجلس جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے دن افسوس کا سبب بنے گی۔ اس لیے ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

(د) جواب: مجلس میں باتوں باتوں میں کسی کی برائی یا غیبت شروع ہو جائے تو کوشش کر کے کسی طرح ان کا رخ اچھی باتوں کی طرف پھیر دیں یعنی گفتگو کا موضوع بدل دیں۔ اگر ایسا نہ کر سکیں تو اس مجلس میں نہ ٹھہریں بل کہ فوراً اٹھ جائیں۔

سوال:۲ جملوں میں الفاظ کی ترتیب بدل دی گئی ہے، آپ انھیں ترتیب دے کر صحیح جملہ لکھیں:

(الف) صحیح جملہ: اسلام نے ہمیں اچھی مجلس میں شرکت کرنے کا حکم دیا ہے اور بری مجلس میں شرکت سے روکا ہے۔

(ب) صحیح جملہ: جب مجلس میں جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کریں۔

(ج) صحیح جملہ: مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(د) صحیح جملہ: لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ نہ بولیں۔

(ہ) صحیح جملہ: مجلس سے اٹھنے پر مجلس سے اٹھنے کی دعا ضرور پڑھیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل جملوں کا صحیح جواب دیے گئے خانوں میں لکھیں:

(الف) سلام کرتا ہے۔

(ب) جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جاتا ہے۔

(ج) جھوٹ نہیں بولتا۔

(د) بد اخلاقی سے پیش نہیں آتا۔

(ہ) مجلس سے اٹھنے کی دعا پڑھتا ہے۔

سوال: ۴ خالی جگہ پُر کر کے الفاظ مکمل کریں پھر انھیں نیچے دی گئی جگہ میں لکھیں:
الفاظ دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے بنیں گے۔

❶ اجازت ❷ بداخلاقی ❸ ملاقات ❹ قیامت
❺ سلام ❻ مجلس ❼ حسرت

سوال: ۵ دیے گئے خانوں میں بقیہ الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں:

(الف) ایسی مجلس جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے دن افسوس کا سبب بنے گی۔

(ب) کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر چلا جائے اور اندازے سے یہ معلوم ہو کہ وہ واپس آئے گا تو تو اس کی جگہ نہ بیٹھیں۔

(ج) مجلس میں بات کرنے سے پہلے اجازت لے لینی چاہیے۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ اگر کوئی پہلے سے بات کر رہا ہو تو درمیان میں بات نہ کی جائے۔

(د) چھوٹوں کو بڑوں کی مجلس میں بالکل خاموش بیٹھنا چاہیے، جب تک کہ کوئی بڑا خود ان سے بات کرنے کے لیے نہ کہے۔

(ھ) اگر مجلس میں باتوں باتوں میں کسی کی برائی یا غیبت شروع ہو جائے تو کوشش کر کے کسی طرح ان کا رخ اچھی باتوں کی طرف پھیر دیں یعنی گفتگو کا موضوع بدل دیں۔

(و) ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تا کہ یہ مجلس قیامت کے دن افسوس کا سبب نہ بنے۔

سبق: ۸ زبان کی حفاظت

مقاصد عام:

① بچوں میں یہ شعور پیدا کرنا کہ ہمارا جسم اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ ② بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا۔

مقاصد خاص:

① بچوں کو زبان کے بول کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔ ② بچوں کو زبان کی حفاظت کرنے والا بنانا۔
③ بچوں کو بات کرنے کے آداب سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ بچے بات کرنے کے آداب سیکھیں گے، اور فضول اور بے کار باتوں سے بچ کر زبان کی حفاظت کرنے والے بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ سمجھانا کہ زبان اور بولنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، دنیا میں بہت سے لوگ اس نعمت سے محروم ہیں۔ لہذا ہمیں اس نعمت کا درست استعمال کرنا چاہیے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: برکت کن کے ساتھ ہے؟ جواب: برکت بڑوں کے ساتھ ہے۔
سوال: بڑوں کے سامنے کیسے بیٹھنا چاہیے؟ جواب: ادب سے بیٹھنا چاہیے۔

اعلان سبق:

آج ہمارا جو سبق ہے اس کا نام ہے زبان کی حفاظت، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "زبان کی حفاظت"۔

نئی معلومات:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ

اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے۔ (۳۵)

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. بچوں میں مقابلہ کروائیں سبق میں موجود کوئی سی بھی دو حدیثیں جو بچہ کلاس میں یاد کر کے جلدی سے سنادے اس کو چھوٹا سا انعام دے دیں، اور اس بچے سے حدیث بورڈ پر لکھوائیں۔

عملی مشق (۲):

1. بچوں سے کہیں کہ پورے سبق میں آپ کے خیال میں جو تین باتیں سب سے زیادہ اہم ہیں وہ اپنے پاس لکھیں اور پھر پڑھ کر سنائیں۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور اس کے ذریعے بچوں کو سبق سمجھائیں۔

عملی مشق (۴):

سبق میں سے چند الفاظ ایسے تلاش کریں جو ایک دوسرے کے الٹ ہیں:

الفاظ	الٹ	الفاظ	الٹ	الفاظ	الٹ
مشرق	مغرب	صحیح	غلط	اچھی	بری
جنت	جہنم	سچ	جھوٹ	چھوٹے	بڑے
فائدہ	نقصان	گناہ	نیکی		

گھر کا کام:

1. بات کرنے کے چند آداب گھر میں اپنے بہن بھائیوں کو سنائیں۔
2. سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کاپی میں لکھ کر لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

سبق پڑھ کر اگر بچے فضول گوئی اور زبان کی دیگر برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنے والے بن جائیں، اور بچوں کو بات کرنے کے چند آداب زبانی یاد ہو جائیں، تو آپ کی محنت کارآمد ہوگئی۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کے چھوٹے چھوٹے درست جوابات پر ان کی حوصلہ افزائی کریں، اس سے ان میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

مشق

سوال: ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: زبان کا شکر یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے۔ اس لیے زبان سے صرف وہ بات کریں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور ایسی بات نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔

(ب) جواب: ہمیں زبان کو قرآن کریم کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر، دوستوں کو اچھی باتیں بتانے، پریشان کو تسلی دینے، اور درود شریف پڑھنے میں لگانا چاہیے۔

(ج) جواب: غیبت، گالی گلوچ اور مذاق اڑانا، انسان کو دوزخ میں لے جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

(د) جواب: اگر کوئی آپ سے نامناسب بات کہہ دے تو معاف کر دیں اور جواب میں کچھ نہ کہیں۔

سوال: ۲ جملوں کے آگے صحیح اور غلط جواب لکھے ہیں، صحیح جواب والے خانوں میں سبز رنگ بھریں۔

جملہ	جوابات
(الف) زبان کا شکر یہ ہے کہ اسے	اپنی مرضی سے استعمال کیا جائے
	اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے
	دوسروں کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے
(ب) گناہوں کے علاوہ فضول اور بے کار بات بھی	**بہت نقصان دہ ہے**
	بہت فائدہ مند ہے
	بہت ضروری ہے
(ج) سنی سنائی باتیں نہ کریں کیوں کہ اکثر	یہ باتیں سچی ہوتی ہیں
	یہ باتیں جھوٹی ہوتی ہیں
	یہ باتیں صحیح ہوتی ہیں

(د) ایسا مذاق نہ کریں جس سے	کسی کو خوشی ہو
	کسی کو فائدہ ہو
	کسی کا دل دکھے

(ھ) کبھی کسی بری بات سے اپنی زبان	صاف نہ کریں
	گندی نہ کریں
	نہ دھوئیں

سوال:۳ ذیل میں زبان سے ادا کیے جانے والے اچھے اور برے اعمال لکھے ہوئے ہیں، اچھے اعمال کو آپ جنت کے سامنے والے خانوں میں اور برے اعمال کو دوزخ کے سامنے والے خانوں میں لکھیں:

جنت	سچ بولنا	اللہ کا ذکر کرنا
	اللہ کا شکر ادا کرنا	تلاوت کرنا
	لوگوں کو اچھی باتیں بتانا	کسی کو تسلی دینا
دوزخ	غیبت کرنا	چغلی کرنا
	دل دکھانا	جھوٹ بولنا
	گالی دینا	مذاق اڑانا

سوال:۴ اچھی عادات کو پھول کی پتیوں میں اور بری عادات کو کانٹوں کے گرد خانوں میں لکھیں:

اچھی عادات	بری عادات
معاف کر دینا	جھوٹا وعدہ کرنا
ضرورت کے وقت بات کرنا	چغل خوری کرنا
سچ بولنا	دل دکھانا
نرمی سے بات کرنا	سنی سنائی بات کرنا
ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا	بے کار بات کرنا

حوالہ جات

1. آل عمران: ۲۶
2. البقرۃ:۱۸۶
3. ماخذہ جامع الترمذی، المناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم:۳۶۱۶
4. جامع الترمذی، الزھد، باب، الرقم:۲۳۰۸
5. صحیح المسلم، الزھد والرقائق، الرقم:۲۹۶۷
6. صحیح المسلم، الجنۃ وصفۃ نعیمھا.....، باب فناء الدنیاو بیان الحشر یوم القیامۃ، الرقم:۲۸۵۸
7. صحیح المسلم، الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، الرقم:۲۷۰۱
8. جامع الترمذی، ابواب الجمعۃ، فضل غسل یوم الجمعۃ، الرقم:۴۹۶
9. مسند احمد، ۳۱۰/۵، الرقم:۲۳۰۱۹
10. مسند احمد، حدیث العباس، ۲۲۳/۱، الرقم:۱۹۴۷
11. صحیح البخاری، مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتھا، الرقم:۵۲۷
12. صحیح البخاری، البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، الرقم:۱۱۹۲
13. صحیح المسلم، البر والصلۃ والآداب، بر الوالدین وایھما احق بہ، الرقم:۲۵۴۸
14. صحیح المسلم، البر والصلۃ والآداب، باب صلۃ الرحم...، الرقم:۲۵۵۵
15. صحیح المسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل من یقوم بالقرآن، الرقم:۸۱۷
16. سنن ابن ماجۃ، اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی من نام عن حزبہ من اللیل، الرقم:۱۳۴۴
17. صحیح البخاری، الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل، الرقم:۵۳۷۶
18. سنن ابن ماجہ، الادب، باب بر الوالدین، الرقم:۳۶۶۳
19. سنن البیھقی، ۲۳۵/۱۰
20. صحیح البخاری، الایمان، اطعام الطعام من الاسلام، الرقم:۱۲
21. جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم:۳۵۶۰
22. آل عمران:۱۸۵
23. یونس:۹
24. سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم:۵۰۷۳
25. الاسراء:۲۳
26. المعجم الکبیر، باب المیم، معاذ بن انس الجھنی، الرقم:۱۹۸
27. سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستغفار، الرقم:۱۵۲۲
28. صحیح البخاری، فضائل المدینۃ، باب حدثنا المسدد:۱۸۸۹
29. صحیح المسلم، الحج، باب فضل احد، الرقم:۱۳۹۳
30. صحیح البخاری، المغازی، باب غزوۃ الخندق، الرقم:۴۱۱۰
31. جامع الترمذی، المناقب، باب مالاحد ید الا وقد کافیناہ.....، الرقم:۳۶۶۱
32. سنن ابی داؤد، الترجل، باب النھی کثیر من الارفاہ، الرقم:۴۱۶۱
33. مسند احمد، ۲۷۴/۲
34. مصنف ابن ابی شیبۃ، کلام ابی موسیٰ، ۲۰۴/۸
35. شعب الایمان للبیھقی، فصل فی فضل السکوت.....، رحم اللہ عبدا....، الرقم:۴۷۳۰

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی دنیا اور آخرت کی کامیابی دینِ اسلام میں رکھی ہے۔ دینِ اسلام ہمیں ایمانیات، عبادات کے ساتھ ساتھ پاکیزہ معاملات، حسنِ معاشرت اور عمدہ اخلاق سکھاتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اسکول، کالج اور دوسرے کاموں میں سے اپنا کچھ وقت فارغ کریں اور دینِ اسلام کی تعلیم حاصل کریں۔

لوگوں تک دینِ اسلام پہنچانا اور اس کی فکر کرنا بھی اس امت کے ہر فرد کی بڑی ذمہ داری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس سلسلے میں ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم حسبِ ذیل خدمات انجام دے رہا ہے۔

١ مکاتب اور اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدّ و جہد کر رہا ہے۔

٢ تعلیمی اداروں کے لیے نصابی، درسی کُتب، نصاب پڑھانے کا طریقہ اور مزید علمی مواد پیش کر رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصابی کُتب قرآن وحدیث کی روشنی میں، قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق، ماہرینِ تعلیم، تجربہ کار اساتذہ کرام کی معاونت اور دورِ جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں، نیز مکمل حوالہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں تاکہ بات معتمد اور مستند ہو۔

٣ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ اساتذہ کرام اور منتظمین کے لیے تربیتی نشست (ورک شاپ) کا کم وبیش اوقات کے لیے انعقاد کرتا ہے۔ جس میں نبوی طریقۂ تعلیم، نفسیات، تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

٤ ادارہ، تمام بچوں کو معیاری تعلیم دینے اور تمام بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کوشاں ہے۔

رابطہ نمبر کراچی : 0334-3630795 0323-2163507

رابطہ نمبر لاہور : 0321-4292847 0321-4066762

www.maktab.com.pk

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے اسکول

راہنمائے اساتذہ

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ

نورانی قاعدہ

نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ

نورانی قاعدہ (چارٹ)

معیاری مکتب کے راہنما اصول

تربیتی نصاب (مستورات)

تربیتی نصاب (بالغان)

راہنمائے اساتذہ (حصّہ چہارم)

قیمت =/140 روپے